ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت ۱ پیسہ فی پرچہ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این
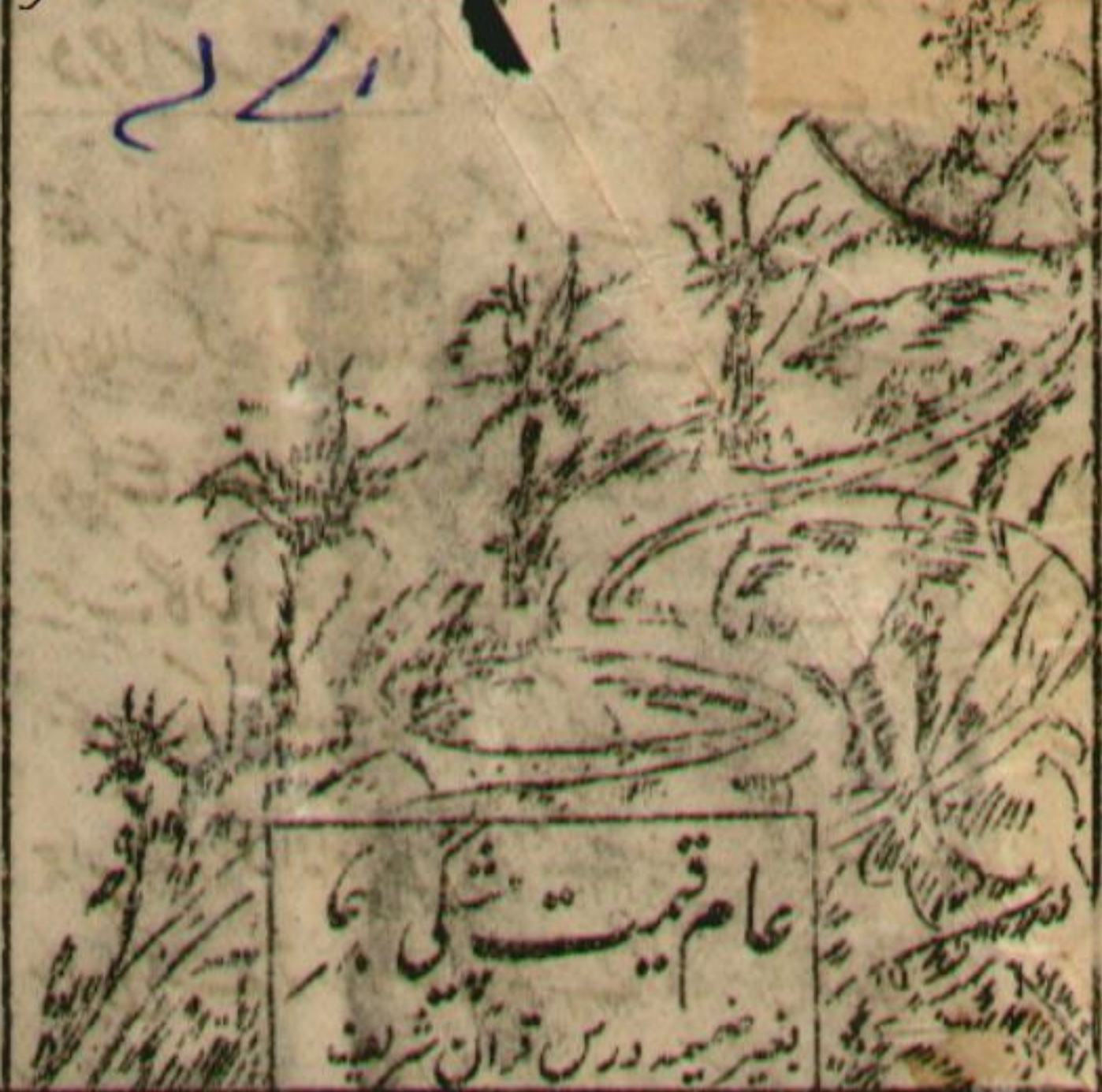
جلد ۱۱

۲۹ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق [illegible] دسمبر ۱۹۱۱ء

نمبر ۱۱

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم ۔ نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں ۔ دن میں چار دفعہ درس قرآن شریف دیتے ہیں ۔

حضور نے خواب میں دیکھا کہ جلسہ میں لیکچر ہو رہے ہیں حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور فرماتے ہیں آئندہ نوجوانوں کے لیکچر اچھے ہونگے ۔

(نوجوانوں کے لئے مبارک ہو جن کے سردار خود حضور علیہ السلام اولو العزم نشان ہیں ۔ اڈیٹر)

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بمعیت مولوی فاضل میاں محمد اسحٰق صاحب دہلی سے واپس بخیریت قادیان پہونچ گئے ہیں اور صاحبزادہ بشیر احمد صاحب لاہور اپنے کالج میں چلے گئے ہیں اور صاحبزادہ شریف احمد صاحب اپنی والدہ مکرمہ کی خدمت میں مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں

جلسہ کی طیاریاں شروع ہیں ۔ بلکہ آمد احباب شروع ہوگئی ہے شاہ جہانپور سے مولوی مختار احمد صاحب مختار بمعہ اپنے رفقاء کے تشریف لے آئے ہیں ۔ مولوی فاضل عبد الحی صاحب ایک نئی کتاب بنام احمدیہ پاکٹ بک چھپوانے کے واسطے لاہور تشریف لے گئے ہیں جلسہ پر وہ کتاب فروخت کریں گے ۔ بعض احباب علیحدہ مکانوں کی خواہش رکھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ خواہ کرایہ ہی لگ جاوے ہم دینگے ۔ میرے مکرم دوستو! آپ کی محبت کے مقابلہ میں کرایہ کیا شے ہے ۔ جو آپ سے مانگا جاوے مگر مشکل تو یہ ہے کہ یہاں مکان ہی نہیں ملتے ۔ یہاں کے مستقل رہنے والے بھی بعض دفعہ حیران رہ جاتے ہیں ۔ بعض مکانات میں دو دو تین تین مل کر بمشکل گذارہ کر رہے ہیں اور یہی دقت ہے ۔

اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب مدارس لالہ جگل کشور صاحب نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ کیا ۔ مدرسہ ۲۰ ۔ دسمبر سے بتقریب جلسہ بند کیا گیا ۔

آریہ دھرم کا پول

یعنی شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور کا لیکچر بٹالہ ۔ آریوں کی مستند کتابوں کے حوالے سے نہایت مختصر الفاظ میں انکے مت کی صحیح تصویر ۔ کاش کہ ہر ایک آریہ کے پاس اس چھوٹی سے رسالہ کا ایک ایک نسخہ پہونچ جائے ۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ کثرت کے ساتھ اس کی اشاعت کریں جس مسلمان کو خیال ہو کہ کہیں بھی اسے کسی آریہ سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہونیوالا ہے وہ اس کتاب کا ایک نسخہ اپنے پاس ضرور رکھے ۔ یہ آریہ مذہب کا ایک ایسا آئینہ ہے جس پر نظر پڑنے سے آریوں کا وہ حال ہونے والا ہے جو آئینہ دیکھ کر کسی جنگلی حبشی کا ہوا تھا ۔ قیمت صرف ایک آنہ فی رسالہ ہے ۔ یہ ایک چھپا ہوا رسالہ ہے اور ضرور ہے کہ مصنف کو اپنی محنت دماغ اور خرچ کل کا عوضانہ کچھ ملے اور وہ صرف فروخت رسالہ کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے ۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا تو میں اسے اول سے آخر تک درج اخبار کر دیتا ۔ اب ناظرین خرید کر پڑھیں ۔

ملنے کا پتہ ۔ دفتر اخبار نور ۔ قادیان (گورداسپور)

خبردار

معلوم ہوا ہے کہ بیس پچیس یوم سے کوئی شخص نامی عبد الرحمان طویل القامت نوجوان گربہ چشم ضلع گوجرات کے بعض دیہات میں دورہ کر رہا ہے ۔ اور چندہ جمع کرتا پھرتا ہے اور مشہور کرتا ہے کہ میں نومسلم ہوں ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے میرے لئے خطوط متفرق مقامات میں چندہ کے لئے لکھے ہیں سو واضح ہو کہ ایسا کوئی آدمی یہاں سے چندہ کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ۔

درخواست جنازہ ۔ شیخ نور احمد صاحب اپنی برادر مرحوم

(بدر پریس قادیان دار الامان میں بحکم میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کے چھپکر شائع ہوا)

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح

۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۱ء

مین اس بات مین خوش ہوں کہ ہر روز مجھے دن مین چار مرتبہ روحانی غذا پہنچتی ہے صبح مستورات مین درس قرآن شریف سناتا ہوں دوپہر کو حدیث شریف باہر پڑہتا ہوں۔ سہ پہر کو بھی درس ہی رہتا ہے۔ شام کو مغرب سے پہلے پہر درس قرآن شریف ہوتا ہے۔ ان چھوٹے دنون مین روح کی ان بار بار کی غذاؤن کا مین بہی محتاج ہون۔ کوثر کے معنے خیر کثیر کے ہیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا مین تنہا تہے بعد مین اللہ تعالےٰ نے آپکو کیا کچھ خیر کثیر دیا اور دیتا جارہا ہے۔ سکھون کا مذہب صرف اتنا ہی ہے کہ اللہ کو ایک مان لو اور دعا کرلو۔ کوئی زیادہ قیدین اس مذہب مین نہین۔ مگر باوجود اس آسانی کے پہر بہی اس مذہب مین کوئی ترقی نہین۔ بخلاف اسلام کے کہ اس مین بہت ساری پابندیٔین ہین۔ نماز کی۔ روزہ کی۔ حج کی۔ زکوٰۃ کی اور دیگر عبادات کی۔ معاملات کی۔ مگر باوجود ان تمام پابندیون کے اسلام مین روز بروز ترقی ہے۔ یہ کیا خیر کثیر ہے۔ جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہو رہا ہے۔ ایک مُلّا تو کہے گا کہ اعطینا صیغہ ماضی کا بمعنے مضارع ہے۔ آخرت مین آپ کو حوض کوثر عطا ہوگا۔ سوسنا۔ اس مین کلام نہیں۔ کہ آخرت مین حوض کوثر آپکو عطا ہو گا۔ مگر اس مین کیا شک ہے۔ کہ دنیا مین جس کثرت سے آپ پر عطایات آلہی ہوئے۔ وہ بے حد و بیمثل ہیں۔ کوثر کا لفظ کثیر سے مشتق ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ایک صحابی ۲۰۰۰۰۔ ۴۰۰۰۰ بلکہ ۶۰۰۰۰ پر فاتح ہوا۔ خود پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقابلہ ایسا تہا کہ جس کی نظیر نہین۔ پنجوقت نماز آپ خود پڑہاتے تہے۔ سارے قضایا آپ خود ہی فیصلہ کرتے تہے۔ بیویان جس قدر آپ کی تہین انکی خاطرداری اس قدر تھی کہ سب آپ سے خوش تہین۔ لوگ کہتے ہین۔ کہ اس زمانہ کی عورتون کی پوزیشن ہی کچھ ایسی ہی تہی۔ کہ زیادہ تکلفات نہ تہے۔ مگر عورتون کی جبلت کا بیان یون فرمایا ہے کہ مرد کی عقل کو چرخ دینے والی عورتون سے بڑہکر اور کوئی مخلوق مین نے نہین دیکھی کہ عقلمند مرد کے عقل کو کہو دیتی ہین۔ عورتون پر ہربات مین تشدد مت کرو۔ لڑکون کو بہی مارنے اور سزا دینے کا مین سخت مخالف ہون۔ حضرت صاحب بہی لڑکون کو مارنے سے بہت منع کیا کرتے تہے مین تو انگریزی پڑہا نہین سُنا ہے کہ یونیورسٹی کی بہی یہی ہدایت ہے۔ کہ استاد طلباء کو نہ مارا کرین۔ باوجود ان تاکیدوں کے لوگ بچون کے مارنے سے باز نہیں آتے اور سمجھتے ہین کہ یہ تو ہمارا فرض منصبی ہے وہ جھوٹ کہتے ہین (استادون کا گروہ غور سے سنے۔ ایڈیٹر)۔ بہت لوگ ہین کہ وعظ کرنا تو سیکھ لیتے ہین مگر خود عملدرآمد نہین سیکھتے۔ تمہارے ہاتہون مین اب سلطنت نہین رہی۔ اگر تم اچھے ہوتے تو سلطنتین تم سے نہ چہینی جاتین ٭

احمدی جماعت نے ہر جگہ جشن تاجپوشی کی خوشی مین جلسے کئے

قادیان اور لاہور کی مفصل رپورٹ درج اخبار ہوچکی ہے اور بہی بہت سے مقامات سے رپورٹین آرہی ہین۔ فیروزپور مین احمدی برادران نے صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے نظم مبارکباد پڑہی۔ احباب سیالکوٹ نے ایک خاص نظم عربی اُردو مین زرین چھپوا کر شائع کی ہے۔ احباب بنارس نے مدرسہ احمدیہ بنارس مین بڑا شاندار جلسہ کیا۔ تاج کی وفاداری پر تقریرین ہوئین اور ایک نظم جو خاص جلسے کی خوشی مین بنائی گئی تہی پڑہی گئی۔ جس کے دو بند بطور نمونہ درج ذیل ہین۔

جو کلکٹر کہ ہین بنارس کے ۔۔۔ ان کے ہین انتظام سب اچھے
روشنی خوب۔ خوب ہی صدقے ۔۔۔ گونج اوٹھے آسمان و عادن تیئے

تاجپوشی جارج پنجم ہے
تہنیت گو زبان مردم ہو

تیسکے سایہ مین امن ہو سبکے ۔۔۔ عیش وآرام خلق کا دیکھو
شکر قیصر کا جان و دل سے کرو ۔۔۔ ہر گہڑی جوش دل سے تم یہ پڑہو

تاجپوشی جارج پنجم ہے
تہنیت گو زبان مردم ہے

مباحثہ سے فرار راولپنڈی سے ایک چھپا ہوا اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس مین پر زور الفاظ مین یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ احمد شاہ شیعہ ساکن راولپنڈی نے خود ہی اشتہار دیکر علمائے اہلسنت والجماعت کو بُلایا۔ مگر جب وہ راولپنڈی پہونچے تو احمد شاہ نے مباحثہ سے انکار کیا اور کہ احمد شاہ ہمیشہ اس قسم کے اشتہار چھپوا کر پبلک کو دہوکہ مین ڈالتا رہتا ہے۔ لیکن جب کبہی کوئی مباحثہ کے واسطے آمادہ ہوتا ہے۔ تو وہ ٹالدیتا ہے۔

درخواست دعا

احمدی برادران عرض ہے کہ خاکسار کو خبر ملی کہ میرے والد مسمی خیر محمد تقدیر آلہی سے فوت ہوگئے میرے ساتھ پدر مرحوم نے حضرۃ ابوطالب کیطرح معاملہ کیا ہے۔ جب مین یہان سے یعنی ہانگ کانگ سے رخصت پر گیا تو مخالف مولوی اور میرے دوسرے بھائی بہی سخت گالیان دیتے اور والد مرحوم کو اکساتے کہ یہ شخص کافر ہے اسکو علیحدہ کردو لیکن مرحوم کسی ایک کی بہی نہ سنتے اور انکو یہی جواب دیتے کہ الہ دین میرا بیٹا جو کہتا ہے یہ سب ٹہیک ہے۔ ان مولویون نے تو شاہ منصور کو بے گناہ سُولی دیدی تہی ان کی کیا بات ہے اور میرے دوسرے بھائیونکو علیحدہ کرکے سمجھاتے کہ دیکھو بیٹو تم کو علم نہین الہ دین جو کہتا ہے۔ ٹہیک ہے۔ مرزا صاحب بڑے خدا دوست بزرگ گزرے ہین۔ تم کو مخالفت نہ کرنی چاہیئے بلکہ دور کرنی چاہیئے اسواسطے سب احمدی احباب کو واضح ہو کہ میرے باپ خیر محمدؐ کے واسطے محض للہ دعائے مغفرۃ فرماوین اللہ انکو جنت نصیب کرے اور میری والدہ صاحبہ کو صبر جمیل عطاء فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار الہ دین از ہانگ کانگ لوکون

درخواست جنازہ۔ عبد الجبار کشمیری اپنے دادا محمد ابراہیم صاحب مرحوم کیواسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہین ٭

احمدی بھائیون سے ایک استدعاء۔ آجکل حیدرآباد دکن مین طاعون ترقی کرتا جاتا ہے۔ آپ صاحبان پنجوقت نماز مین خلوص دل سے خدا کی درگاہ مین دعا فرماوے۔ کہ عموماً اہل اسلام خصوصاً احمدی بھائیان حیدرآباد دکن خدا کے قہر کا نشانہ بن جاوین۔

محمد رحمت اللہ سعید احمدی از حیدرآباد دکن

کتابین خریدنے والون کو اطلاع جو کتب دفتر بدر مین نہین ہین وہ دوسرے دفاتر سے لے کر روانہ کی جاتی ہین۔ لیکن ان پر کمیشن ایک آنہ فی روپیہ زائد چارج کیا جاتا ہے۔

ضرورت ملازم ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو زمینون کا کام جانتا ہو اور انتظامی معاملات کا خاص تجربہ رکھتا ہو۔ حساب۔ اردو۔ لکھنے پڑہنے سے واقف ہو۔ جوان۔ محنتی۔ دیانتدار چلنے پہرنے والا ہو۔ خط وکتابت م۔م معرفت قاضی اکمل صاحب۔ قادیان (گورداسپور)

کلامِ امیر رضؓ

فرمایا - اللہ تعالےٰ بادلون سے پانی نازل فرماتا ہے - تو خوشبو کے پھول میوے اور مختلف عمدہ قسم کی روئیدگی پیدا ہوتی ہو تو کہین کھمب اور گھاس پھونس بھی پیدا ہوتا ہے - انار کا پوست سخت اور قابض ہوتا ہے - مگر اس کا دانہ کیسا خوشرنگ اور خوشگوار ہوتا ہے - سنگ مرمر سفید - سنگ سرخ سنگ موسےٰ اور کالے بھجنگ پتھر پیدا ہوتے ہین بس اسی طرح انسانونکا بہی حال ہے کہ ہر رنگ وطبیعت کی مخلوق خدا نے پیدا کی ہے جانورون مین طوطی سبز سرخ سفید ہر رنگ کی ہوتی ہو گھوڑے ابلق اور نقرہ ہین اسی طرح ہر ایک مخلوق مین مختلف قسم کے فرق ہین - ہمارے لئے روحانی بارش یہ ہے کہ خدا کے کلام سنانے والے ماموریں آتے ہین اس کلام کو ابوبکر نے بہی سنا اور ابوجہل نے بہی سنا - حضرت عمر رضؓ نے بہی سنا اور ابولہب نے بہی سنا ہر ایک کا سننا جدا جدا تہا - خدا کے کلام کو موسےٰ کی ماں نے بہی سنا اور فرعون نے بہی سنا - قارون اور ہامان نے بہی سنا - مگر نتیجہ ہر ایک کے سننے کا مختلف تہا - مین بہی تم کو قران شریف اللہ تعالےٰ کا کلام ہر روز سناتا ہون - اللہ تعالےٰ تم کو گلاب کا پھول بناوے کھمب نہ بناوے - سنگ مرمر بنادے سیاہ بھجنگ نہ بناوے - صبغۃ اللہ سے رنگین کرے - فرعون قارون ہامان نہ بناوے بعض علم پڑھ لیتے ہین اور سمجھتے بہی ہین مگر عمل مین بڑے کچے ہوتے ہین تم سے اگر غلطی ہوجاوے تو استغفار کرو اللہ تعالےٰ بڑا غفور رحیم ہے - تم یہان کیون اکھٹے ہوئے؟ اِسلئے کہ اللہ جلشانہٗ کا نام لینے والے بڑے بڑے بادشاہ ہندوستان میں گزرے ہین - محمود غزنوی ہو گذرا ہے - محمدؐ تغلق آیا - تیمور آیا اکبر ہمایون جہانگیر آیا - بابر عالمگیر وغیرہ آئے - تمنے سنا کہ مین نے کس عزت سے اُنکے نام لئے اس ملک مین حضرت فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ بہی ہو گذرے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ بہی ہو گذرے ہین حضرت مجدد الفثانی حضرت احمدؒ سرہندی بہی ہو گذرے ہیں تم نے سنا کہ ان بزرگون کے نام مین نے کس عزت سے لئے ہیں تجارت تم لوگ کیا کرتے ہو - مگر تجارت شراکت کا علم نہیں سیکھتے ابہی اسوقت مین نے ایک حدیث پڑہائی ہے عبداللہ بن عمر رضؓ سے ایک شخص نے غلام خریدا - آٹھ سو درم قیمت دی پہر واپس لایا کہ یہ غلام عیب دار ہے - غلام کو لوٹانا چاہا یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حضور مین بہی پیش ہوا - حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ نے اس غلام کو واپس لے لیا اللہ تعالےٰ نے ایک دوسرا خریدار بھیجدیا جس نے اس غلام کی پندرہ سو قیمت دی - نماز ایک معراج ہے مومن کی - ایک بادشاہ آتا ہے تو کس قدر اس کے لئے تیاریان ہوتین اور کیسی کیسی صفائیان ہوتی ہین مومن نماز مین اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اس کے لئے بادشاہ کی ملاقات سے کہین زیادہ طیاری کرنی چاہیئے - اگر کوئی سفید پوش ہو تو اسکو خفیہ طور پر کچھ دے دیا کرو اور اگر کوئی غریب مسکین ہو تو اسکو علانیہ دینے مین کوئی ہرج نہیں -

---

بقیۂ کلامِ امیر نوشتہ سکینۃ النساء از درس برائے خواتین

مسلمانون کو کس نے تباہ کیا

فرمایا - مجھے رونا آتا ہے میرا دل روتا ہے مسلمانون مین کیسی سستی آگئی ہے اللہ کا رحم وفضل وکرم ہو -

فرمایا - اصل مین مسلمانون کو تین چار گروہون نے تباہ کردیا ہے - مُلّاں لوگ - سجادہ نشین - امیر - طبیب - ملاں لوگون نے قرآن حدیث کی پرواہ نہین کی اگلے مسلمان بادشاہوں نے ہر گاؤن کے محلہ مین ایک ایک دینی پیشوا یعنی مولوی بٹھا دیا تہا اور اُسکے گزارے کے واسطے شادی غمی میں کچھ مقرر کروادیا اور ہر روز کی پکی پکائی روٹی مقرر کروادی تاکہ اس کا گذارہ چلتا رہے اور لوگون کو دین اسلام کی باتین سکھلایا کرے مگر یہ خدا سے دور جا پڑے اور ایسی گمراہی میں جا پڑے کہ خدا کا خوف ہی دل سے بھلادیا - ایک دفعہ مین گلی مین جارہا تھا کہ ایک مُلّاں جو مجھے جانتا تہا سامنے سے آرہا تھا جمعرات کا دن تہا اُسکے ہاتھ مین بہت ساری روٹیان اور حلوا تہا مجہو دیکھکر ان پر کپڑا ڈالے لیا اور ہنسنے لگا اور مجھے کچھ اشارہ کیا کہ دیکھا تم نے مولوی بن کر کیا لیا - مینے کہا کہ تمہین خدا کا خوف نہین تو وہ بڑے جوش سے کہنے لگا خدا کا خوف کرنے لگین تو یہ اتنی روٹیان نت کہاں سے ملین - سجادہ نشینون نے تو بت پرستی مین مبتلا کر دیا - قبر پرستی اور مُردہ پرستی شروع کروا کر خطرناک شرک مین مشغول ہوگئے - اصل مین مقبرون کیطرف جانے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مقصد بتائے ایک تو یہ کہ موت یاد آ جاوے دوم دُعائے مغفرت اپنے لئے - سوم مُردہ کے لئے مغفرت مانگنا سب سے زیادہ کبیرہ گناہ ہے - کہ صاحب قبر سے کچھ مانگا جاوے - دیکھو حضرت صاحب سے میرا بے حد پیار تہا اور مین اُن پر مال وجان سب کچھ اپنا قربان کرنا چاہتا مگر مین نے ان کی قبر پر کبہی کسی مطلب کی دعا نہین کی نہ کرنی جائز ہے یہ سخت گناہ اور شرک ہے اللہ تعالےٰ تمہین اس سے بچاوے اب امیرون کی سنو امیرون نے دین کیطرف توجہ چھوڑ دی یہانتک کہ مسجد مین آنا ہی ہتک سمجھا کیونکہ جس فرقہ کی جانب توجہ کرتے رعیت کے دوسرے فرقے کے لوگ ناراض ہوجاتے رعیت کے مولوی تو ایک دوسرے کو کافر جانکر دوسرے کے پیچھے نماز نہین پڑھتے تو یہ کس کس کی دلداری کرتے جس کے پیچھے نماز پڑھتے وہ راضی دوسرا ناراض تو مسجدون مین جانا ہی چھوڑ دیا - طبیب اس سے بہی زیادہ بڑھ گئے کہ خدا ہی بن بیٹھے شبانہ روز مخلوق اللہ کو لگے لوٹنے - بعض رگون مین سیاہ خون ہوتا ہے بعض میں سرخ تو سیاہ رگ کا خون چھوڑا دیا اور مریض کو کہا کہ اوہو تیرا تو خون سیاہ ہوگیا ہے اور اپنی طبابت چلانے کا وسیلہ بنالیا - ایک میرے دوست تہے جو بہت محبت بہی کرتے مال سے بہی امداد کرتے اکثر روپیہ سے مدد کرتے وہ فوت ہوگئے ان کی لڑکی ایک دفعہ میرے پاس آئی کہ حضور مین بیمار ہون نسخہ لکھدین مینے مرض تشخیص کرکے کہا ڈیرہ سے دوائی بھجواتے ہین تو جہٹ کہتی ہے نہین حضور آپ نسخہ لکھدین خود بنوالونگی مینے نسخہ لکھدیا دوسرے دن پھر آئی - کہا حضور دوائی بھجوادین مجھو شائد دوائیں خالص نہ مل سکین تو مینے کہا کہ لڑکی کل مین نے خود ہی تمہین کہا تہا کہ دوائی بھجوا دونگا اور بڑی خوشی سے بھجوادونگا - کیونکہ اول تو تیرا باپ ہمارا دوست تہا دوسرے ہمین کبھی ایسی باتون کا خیال تک نہین آیا کہ دوائی مین یا نسخہ مین بخل کرنا ہے تو سچ بتاؤ کہ یہ بات کیا ہے کل دوائی دینے لگے تو تم نے نسخہ ہی طلب کیا اور آج دوائی ہی لینا چاہتی ہو تو ہنس کر کہتی ہے حضور اصل بات یہ ہے کہ میرا میان حکیم ہے مگر اسطرح کہ جب ہم

ایڈیٹوریل

بھیرہ میرا وطن ہے وہان آج کل ہندوؤن کا بہت زور ہے - مسلمان سخت ادبار مین ہیں - اور اکثر زمینین مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل کر ہندو مالک ہو گئے ہیں یہ سب کچھ مسلمانون کی شامت اعمال سے ہے - مگر پچھلے دنون جو عجیب مقدمہ بعض اہل ہنود نے وہان کے مسلمان ہیڈ ماسٹر اور ایک اور صاحب پر بنایا گیا - اس کا قصہ بہت ہی نرالا ہے - اور اس کا ذکر آج کل کے اہل ہنود کے خیالات اور حالات پر خوب روشنی ڈالتا ہے - اس واسطے اس کا اندراج فائدہ سے خالی نہ ہوگا - ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو ناحق ابتلاء مین ڈالنے مین بھی ایسے ہی لوگون کا ہاتھ تھا -

وہاں ایک منڈی ہے جس کو گنج کہتے ہین اس گنج مین ایک وسیع چوک ہے - جس کے چارون طرف دوکانات ہیں اور منڈی اور قصبہ مین داخل ہونے کے لیئے اس میں ایک بڑا دروازہ ہے -

گنج مین ایک چاہ ہے جس کے عقب مین پہلے ایک جھگی واقع تھی - جو ایک ہندو باوا ہری داس کی تھی اسی جگہ ایک پختہ چبوترہ بھی تھا جو کہ میونسپل کمیٹی کی ملک تھا اور جھگی اور چاہ سے ملحق تھا - چاہ اب بھی موجود ہے - اور مسقف ہے چاہ کی ایک پچھلی دیوار مین دو طاق ہین جو ابتداً اس غرض سے بنائے گئے ہونگے - کہ وہ لوگ جو چاہ پر نہانے کے لیئے آوین انپر صابون مسواک وغیرہ رکھیں -

۱۹۰۹ء مین میونسپل کمیٹی نے باوا مذکور کو جھگی کے گرانے کے لیئے اس بناء پر نوٹس دیا - کہ وہ میونسپل اراضی پر بنائی گئی تھی اور نوٹس کیطرف سے بے التفاتی کرنے کی بناء پر باوا مذکور پر فوجداری مقدمہ دائر کیا گیا - جسمین اس کو مسٹر ایچ - کاون صاحب بہادر - آئی - سی - ایس - مجسٹریٹ درجہ اول و سب ڈویژنل افسر سرگودہ کے حکم رقم زدہ ۲۲ - دسمبر ۱۹۰۹ء کے رُو سے سزا ہوئی - گو از روئے حالات جھگی کا اُٹھایا جانا ہی واجب تھا - باین ہمہ جیسا کہ صاحب مجسٹریٹ موصوف کے فیصلہ سے ظاہر ہے اس معاملہ نے کمیٹی مین ہندو مسلمان کا سوال پیدا کر دیا - مسلمان ممبر جھگی کے اُٹھائے جانے کے حق مین تھے اور بعض ہندو اسکو قائم رکھنا چاہتے تھے - ۱۹۱۱ء مین میونسپل کمیٹی نے جھگی کے گرائے جانے

رزولیوشن پاس کیا اور بنظر انسداد فساد یہ انتظام ہوا - کہ جھگی بتاریخ ۲ - مئی ۱۹۱۱ء صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے روبرو ڈہائی جاوے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر معہ سپرنٹنڈنٹ پولیس بہادر بتاریخ مذکور کو گنج مذکور مین تشریف لے گئے - اور ان کے روبرو سے پختہ چبوترہ اور جھگی معہ اپنی توسیع ڈہائے گئے - علاوہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس بہادر کے تحصیلدار صاحب و نائب تحصیلدار و پولیس انسپکٹر و دیگر اور اشخاص وہان موجود تھے - چون کہ اس منڈی مین ہندو تاجر ہی کام کرتے ہین اسواسطے وہان کے ہندو بھی اسی امر کے خواہشمند تھے کہ اس بے فائدہ روک اوٹ کو درمیان مین سے اُٹھا دیا جاوے - چونکہ اس تعمیل مین دو میونسپل کمشنر جناب محمد علی صاحب جعفری ایم اے - ہیڈ ماسٹر مدرسہ اور خواجہ فضل کریم صاحب بھی شامل تھے اسواسطے یاران وطن نے ان ہر دو پر مقدمہ کھڑا کر دیا کہ جھگی مین ہمارے بُت تھے اور ان لوگون نے تعصب مذہبی کی وجہ سے ان کو گرا دیا ہے حالانکہ بُت جب بے جا طور پر وہان رکھے ہوئے تھے وہ ایک برہمن کے ذریعے سے دوسرے مندر مین بھجوا دیئے گئے - صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر نے مقدمہ ڈسمس کیا اور جھوٹے گواہون سے کیفیت طلب کی ہے - جو کہ ضروری تھی -

عجیب جرأت ہے کہ ایک تو میونسپل کمیٹی کی اراضی پر بلا اجازت بلکہ باوجود ممانعت کے بُت رکھ لیئے گئے اور افسران مجازنے انکو اُٹھوا دیا تو دو بے گناہ شخصون پر محض اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہین اور احکام گورنمنٹ عالیہ کی تعمیل محنت و دیانت سے کرتے ہین - بتون کی توہین کرنے کا جھوٹا دعوے کر دیا ایسا حیرت انگیز مقدمہ اس سے قبل کبھی نہین ہوا ہوگا - جس مین ذرہ برابر سچ کا نام نہین - ناظرین ذرا مدعی اور اس کے معاونین کے اخلاقی تنزل اور بالخصوص ان کی جرأت کا اندازہ فرماوین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع و صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس و تحصیلدار صاحب و نائب تحصیلدار صاحب و انسپکٹر پولیس و سب انسپکٹر پولیس و سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی اور دیگر معزز اصحاب موقعہ پر موجود ہین ان کے روبروئے بُت اُٹھائے جاتے ہین اور افسران ممدوح خود ان کے اُٹھانے کا بندوبست فرماتے ہین بلکہ انہی کے روبرو ایک برہمن کے ہاتھ سے اُٹھواتے ہین اور اُٹھوا دیا - اور اُٹھوا کر نہائت احترام سے قریب کے مندر مین رکھوا دیا - اور عجیب در عجیب ہے کہ پھر اس واقعہ کو عدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر میں

جا کر یُون بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول کے مسلمان ہیڈ ماسٹر اور میونسپل کمیٹی کے ایک مسلمان ممبر نے افسران ممدوح کی تشریف بری کے بعد ان بتون کو گرا دیا اور ان مین ٹھوکرین لگائیں اور ان کو خاکروبان کے ہاتھ کہین پھینکوا دیا اور اس پر لطف یہ کہ اس جھوٹے دعوے کے ثابت کرنے کے لیئے پندرہ چشم دید جھوٹے گواہ پیش کرد ئے اس دروغگوئی کا نام دہرم رکھا اور جن ہندوؤں نے مثلاً باوا ارجن سنگھ صاحب نائب تحصیلدار و گنیڈا رام برہمن اور بہت کر یا رام برہمن نے سچ بولا تو اس کا نام ادہرم رکھا گیا اس جھوٹے دعوے کے دائر ہونے پر اور اس کے بعد اس قدر جھوٹے گواہان پیش ہو جانے کے بعد مدعا علیہم کے دوستون کو بھی جو موقعہ پر حاضر نہین تھے شک گزرنے لگ گیا تھا کہ بتون کو افسران مجاز نے برہمن اُٹھوایا اور مدعا علیہم نے ان کو نہین چھوا اور دعوے بالکل جھوٹا ہے اور انکو یقین نہین آتا تھا کہ ایسے حالات مین کوئی شخص ایسے بے سروپا دعوے کرنے کی جسارت کر سکتا ہے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس بہادر بنفس نفیس موقعہ پر تشریف نہ رکھتے ہوتے اور انکے بتون کو اپنے روبروئے نہ اُٹھواتے اور صرف افسران ماتحت ہی اُٹھواتے تو مخالفین حق کیا نہ کر دکھاتے - خیر تو یہ ہو گئی کہ افسران اعلے نے تمام واقعہ کا از اول تا آخر من وعن بچشم خود معائنہ کیا تھا ورنہ خود انکو مدعا علیہم کی بے گناہی کا اس قدر کثیر شہادت کے مقابلہ مین یقین آنا دشوار تھا - ایسی صورت مین اب ناظرین ذرا اس امر کا بھی اندازہ فرماوین - کہ اگر یہ واقعہ اعلے افسران ضلع کے سامنے نہ ہوا ہوتا - تو مدعا علیہم کا کہین ٹھکانا بھی تھا اور انکی بریت کس طرح سے ممکن تھی اور آخر ان بیچارون کا کیا انجام ہوتا - ہماری رائے مین اب گورنمنٹ عالیہ کو کامل یقین ہو گیا ہوگا کہ بعض برادران وطن مسلمان افسران گورنمنٹ کے خلاف کس حد تک افترا پردازی کرنے کو طیار ہین اور ان مین جھوٹ بنانے کی کس قدر قابلیت ہے - اور ہندو اخبارات کیسی بے باکی کے ساتھ انکی تائید کرتے ہیں سب سے زیادہ قابل افسوس امر یہ ہے کہ حالات تو تھے یہ اور ہندو پریس نے نہ صرف پنجاب مین بلکہ کلکتہ تک کے اخبارات نے اس پر وہ حاشیے چڑہائے - کہ العظمۃ للہ - اور اس دریدہ دہنی کے ساتھ بیان کیا - کہ مسلمان ہیڈ ماسٹر نے بتون کو توڑ دیا - اور اس صدمہ جانکاہ کو جو محمود غزنوی کے حملہ کے وقت اہل ہنود کے دلون پر سینہ بسینہ چلا آتا تھا - پھر تازہ کر دیا جس کے پڑھنے سے حیرت ہوتی ہے - مدعا علیہم نے ان یاوہ گویون کا جس خاموشی اور صبر و استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا اس کی ہم داد دیتے

ہین اور اب سمجھہ مین آیا کہ انہون نے اپنی راستی اور برسرحق ہونے کے بھروسہ پر بھی ہندو اخبارات کی لغو خامہ فرسائی کیطرف التفات کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھا تہا سردست اتنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ حسب ضرورت اور بہی لکھا جاویگا۔ انشاءاللہ

بدعات محرّم سے بچو

پرسون ماہ محرّم کی پہلی تاریخ ہے اور ہجری سال ۱۳۳۰ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام شروع ہوتا ہے۔ مسلمانون مین فرقہ اہل تشیع بالخصوص اور انکی صحبت کے اثر سے اہلسنت بالعموم اس مہینہ مین بہت سے بدعات اور خلاف شرع ناجائز اور فضول بلکہ مخرب اخلاق کامون مین مصروف ہوجاتے ہیں اور اسے دینی شعار خیال کرتے ہین اور ہندوؤن کیطرح انکے بزرگون کے واقعات کے سوانگ گھوڑون اور قبرون کی بناتے ہین۔ خود ہی تابوت بناتے ہین جن مین فرضی قبرین ہوتی ہین۔ فرضی دلدل اور جناب حسین رضی اللہ عنہ کا فرضی عمامہ اور فرضی تیر و تفنگ۔ آہ و بکا۔ بے فائدہ سینہ کوبی اور مجہول الکنہ بے جا مبالغہ سے پُر مرثیہ خوانی کی جاتی ہے۔ جن کی صداقت اور جواز کا ثبوت اہل سنت کی تو کیا اہل شیعہ کی معتبر کتب سے بہی ملنا مشکل ہے۔ بشرطیکہ کوئی معتبر کتاب ان کے ہان ہو کیونکہ تقیّہ کے مسئلہ نے اہل تشیع کے تمام قول و فعل کا اعتبار اٹھا دیا ہے۔ بہرحال اہلسنت والجماعت کے واسطے لازم ہے کہ ان ایّام مین اہل تشیع کے کسی ایسے کرتوت مین شامل نہ ہوں اور نہ انکی مجالس مین جائین نہ انکی سینہ کوبی کی تماشہ بینی کرین اگر ہوسکے تو کسی کو نصیحت کرین ورنہ ان سے الگ رہین اور دوسرون کو الگ رکھنے کی کوشش کرین احمدی برادران کے واسطے اس معاملہ مین قادیان دارالامان کا عملدرآمد سن لیسا کافی ہوگا۔ چونکہ عموماً ہجری تاریخوں کا رواج نہین رہا اسواسطے یہان اکثر لوگون کو معلوم ہی نہین ہوتا۔ کہ یہ محرّم کا مہینہ ہے کیونکہ دوسرے مہینون کی طرح یہ ماہ بھی گزر جاتا ہے۔ کوئی خصوصیّت اسکے ساتھ نہین کی جاتی۔ محرم کے سبب مدرسہ تعلیم الاسلام یا احمدیہ مدرسہ کبھی بند نہین ہوتا نہ یہان کے دفاتر مین کوئی رخصت کی جاتی ہے نہ کوئی ایسا تذکرہ ہوتا ہے کہ یہ محرم کے ایام مین۔ غرض شیعون نے جو رسومات اس ماہ کے متعلق جاری کر رکھی ہین انکو مٹانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور انکی بجائے اللہ تعالےٰ کی عبادت کے طریقون کو قائم کرنا چاہیئے۔ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ محرّم کی پہلی اور دسوین تاریخ کے نفلی روزے بہت ثواب کا موجب ہین۔ ہان ان ایّام مین خصوصیّت کے اصلاح اُمّت محمدیّہ کے واسطے دُعا کرنی چاہیئے۔

لکھنؤ مین اوّل تعزیہ پرستون نے سُنّیون کو ساتھ شامل کرنے کے لئے یہ بات تسلیم کی ہوئی تہی۔ کہ شیعہ حضرت حسینؓ کے مناقب پڑہین اور سُنّی خلفائے کرام کے۔ مگر اب تعصّب کے بڑھنے کے سبب اُنہون نے سنّیون کو مناقب خلفاءؓ کے پڑھنے سے روک دیا ہے۔ جسپر عدالت تک نوبت پہنچی ہے ہماری رائے مین یہ اہلسنّت کے واسطے اچھا ہوا۔ انہین چاہیئے کہ اہل شیعہ سے بالکل اپنا تعلّق ان معاملات مین قطع کرلین اور فساد سے بچکر اپنے طور پر مناقب خلفائے عظام کے پڑھنے کا انتظام کرین جو حالات وقتی کے لحاظ سے جائز بلکہ لکھنؤ جیسے شہر مین ضروری ہے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اہلسنّت کے احساس کا لحاظ کرکے ایسی مجالس کیواسطے مناسب انتظام کردیا کرے تاکہ جوشیلے شیعہ جو تمام عبادتون کی عوض مین حضرت حسین کی شہادت کی قصّہ خوانی کو مدارِ نجات خیال کرتے ہین کچھ فساد نہ کرنے پاوین۔

اوقات و کرایہ ریل

چون کہ ایّام جلسہ قریب ہین اسلئے اوقات و کرایہ ریل کے متعلق کچھ مختصر معلومات درج ذیل کئے جاتے ہین۔

قادیان کے قریب کا ریلوے اسٹیشن بٹالہ ہے۔ جو امرتسر پٹھانکوٹ کی ریلوے لائن پر واقع ہے امرتسر اور بٹالہ کے درمیان تین جگہ ریل کھڑی ہوتی ہے امرتسر۔ ویرکا۔ کتھو ننگل بٹالہ۔ امرتسر اور بٹالہ کے درمیان تین ٹرین آتی ہین اور تین جاتی ہین اور انکے اوقات درج ذیل ہیں۔

(۱) روانگی از امرتسر صبح ۸ بجے، ۵ منٹ رسید بٹالہ صبح ۱۰ بجکر ۱ منٹ (یہ گاڑی لائلپور شاہدرہ سے آتی ہے)

(۲) روانگی از امرتسر۔ بعد دوپہر ۱ بجے، ۲ منٹ۔ رسید بٹالہ بعد دوپہر ۲ بجے پر ۳۳ منٹ۔ یہ گاڑی سیالکوٹ سے بٹالہ تک برابر آتی ہے راستہ مین اُترنا نہین پڑتا۔

(۳) روانگی از امرتسر۔ بعد مغرب ۹ بجے ۸ منٹ رسید بٹالہ ۱۰ بجکر ۲ منٹ۔

(۱) روانگی از بٹالہ۔ صبح ۱۰ بجے ۴ منٹ رسید امرتسر دن ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ

(۲) روانگی از بٹالہ۔ بعد دوپہر ۱ بجے ۴۰ منٹ۔ رسید امرتسر سہ پہر ۲ بجکر ۵۳ منٹ

(۳) روانگی از بٹالہ۔ شام ۵ بجے ۴۴ منٹ۔ رسید امرتسر ۶ بجے ۵۰ منٹ

یہ ہر سہ ٹرین لاہور سے آتے ہین اور لاہور تک سیدھے چلے جاتے ہین۔ لاہور کیطرف سے جانے والے احباب کو امرتسر مین اترنے کی ضرورت نہین سوائے اسکے کہ وہ امرتسر سے ڈاک گاڑی مین بیٹھنا چاہین۔

اب ہم اُن تمام ریلوں فہرست لکھدیتے ہین۔ جو امرتسر کے اسٹیشن پر سے مختلف سمتوں [illegible] جاتی ہین۔

(ا) بٹالہ کی طرف سے آنے جانے والی [illegible] اوپر درج ہوچکی ہین۔

(ب) پشاور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ گوجرانوالہ۔ وزیرآباد گجرانوالہ لاہور کیطرف سے آنے والی گاڑیاں۔

(۱) ۲ڈ ڈاک گاڑی کلکتہ میل۔ شام ۳ بجے ۰ منٹ

(۲) ۴ع۔ ڈاک گاڑی۔ بمبے میل۔ رات۔ ۱۱ بجے ۴۲ منٹ

(۳) ۱۲ع۔ راولپنڈی مسافر گاڑی " ۱۲ " ۴۵ "

(۴) ۱۸ع۔ پشاور " صبح ۸ " ۴۸ "

(۵) ۲۸ع۔ ملتان " دوپہر ۱۲ " ۶ "

یہ گاڑی ملتان سے چلکر شاہدرہ کے راستہ سے لاہور ہوتی ہوئی امرتسر پہنچتی ہے اور آگے سہارنپور تک چلی جاتی ہے

(۶) ۶ع۔ ہردوار مسافر گاڑی۔ شام ۴ بجے ۴۰ منٹ یہ گاڑی لالہ موسیٰ سے چلکر ڈیرہ دون تک جاتی ہے۔

(۷) ۱۶ع۔ سیالکوٹ مسافر گاڑی۔ بعد دوپہر ۱ بجے ۱۲ منٹ

(۸) ۶۸ع۔ لاہور پٹھانکوٹ۔ صبح۔ ۸ بجے ۲۱ منٹ

(۹) ۲۲ع۔ لائلپور پٹھانکوٹ " ۸ " ۳۵ "

یہ گاڑی لائلپور سے شاہدرہ کے راستہ لاہور پہونچ کر امرتسر سے ہوتی ہوئی بٹالہ آجاتی ہے۔ لائلپور سے آنے والے مسافرون کو کہین اترنا نہین پڑتا۔

(۱۰) ۵۸ع۔ لاہور دہلی مسافر گاڑی شام ۸ بجے ۵ منٹ

(۱۱) ۲۸ع۔ لاہور امرتسر " ۶ بجے ۴ منٹ

(ج) دہلی۔ سہارنپور۔ انبالہ۔ لودیانہ کیطرف سے آنے والی گاڑیان امرتسر پہنچتی ہین۔

(۱) ۱ع کلکتہ میل ڈاک۔ صبح ۱۱ بجے ۲۲ منٹ

(۲) ۳ع بمبے میل ڈاک۔ شام ۵ بجے ۳۴ منٹ

(۳) ۱۷ع دہلی پشاور تیز گاڑی بعد مغرب ۷ بجے ۵۹ منٹ

(۴) ۱۹ع۔ دہلی راولپنڈی مسافر گاڑی صبح ۴ بجے ۱۷ منٹ

(۵) ۲۷ع۔ سہارنپور ملتان۔ شام ۔ ۴ بجے ۶ منٹ

(۶) ۵ع۔ ہردوار۔ صبح ۔ ۶ " ۲۳ "

(۷) ۵۹ع۔ دہلی لاہور۔ " ۹ " ۲۵ "

یہی مذکورہ بالا گاڑیان جو دہلی کیطرف سے آتی ہین لاہور پشاور کیطرف چلی جاتی ہین۔ اور جو پشاور کیطرف سے آتی ہین وہ دہلی کیطرف چلی جاتی ہین۔

کرایہ ریل

بٹالہ سے امرتسر کا کرایہ۔ ۔ ۔ ۴ ۸۔ درمیانہ ۷ر سیکنڈ ۱۴ر فرسٹ ۱۲ ار۔ امرتسر ۔ ۔ ۔ معہ اسٹیشنوں کا کرایہ درج ہے

کرایہ		درجہ میانہ	کرایہ	درجہ سوم	میانہ
دہلی	لہ	صمہ ار	کوہاٹ براہ گوگیرہ	۱۲ ار	صمہ ۱۲ ار
میرٹھ شہر	۳ ار	صمہ	پشاور	۱۲ ار	صمہ ۱۲ ار
سہارنپور	۱۱ ار	۱۲ ار	فیروزپور براہ قصور	۱۳ ار	عمہ ۵ ار
انبالہ	عم ۱۴ ار	۱۳ ار	ملتان	۱۳	للعہ ار
پٹیالہ براہ راجپورہ	عم ۱۳ ار	۱۲ ار	غازی گھاٹ		
لائلپور براہ شاہدرہ	۷ ار	۱۳	براہ شیرشاہ	۵ ار	صمہ ۱۳ ار
سیالکوٹ	۸ ار				
جہلم	۵ ار	۷ ار	دریا خان		
راولپنڈی	۷ ار	۱۱ ار	براہ لالہ موسیٰ	۱۲ ار	صمہ ۱۳ ار

جشن تاجپوشی

۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کے دن تاجپوشی قیصر ہند کی خوشی میں قادیان میں کئی ایک جلسے ہوئے سب سے اوّل نوٹی فائیڈ ایریا کے سکرٹری سید محمد علیشاہ صاحب گورنمنٹ پنشنر و رئیس قادیان کے زیر انتظام قصبہ کے درمیانی چوک میں ایک جلسہ ہوا۔ دریاں اور کرسیاں بچھائی گئیں۔ محرر کمیٹی (منشی محمد دین صاحب) میدان جلسہ اور بازار کو رنگارنگ کی جھنڈیوں اور سبز پتوں سے خوب آراستہ کیا۔ باجا بجایا گیا اور جب لوگ جمع ہو گئے۔ تو شاہ صاحب موصوف نے چوک کے غربی جانب کے اونچے چبوترے پر کھڑے ہو کر آواز بلند اعلان شاہی اُردو میں پڑھ کر سُنایا اور ایک دوسرے صاحب نے اسی کا ترجمہ پنجابی میں پڑھا اور قیصر ہند کی سلامتی میں تین نعرے ہرے لگائے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری مدرسہ کے بچوں کو مٹھائی تقسیم کیگئی اور آتشبازی چلائی گئی۔

دوسرا جلسہ۔ زیر اہتمام جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ مسجد اقصےٰ کے وسیع مکان میں ہوا جہاں ہائی اسکول کے تمام اساتذہ اور طلباء اور دیگر احمدیہ برادران سب جمع ہوئے یہ جلسہ بصدارت جناب خلیفہ رشید الدین صاحب پنشنر اسسٹنٹ سرجن منعقد ہوا یہ جلسہ بہت ہی پُر رونق ہوا حاضرین کی تعداد پانسو کے قریب تھی سب سے اوّل اسکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی صدر الدین صاحب تاج برطانیہ کی وفاداری اور فرمانبرداری پر ایک مدلل برجستہ تقریر میں یہ جتلایا کہ ہمارا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ ہم اس گورنمنٹ کی اطاعت کریں اور قیصر ہند کی درازی عمر کے واسطے سچے دل سے دُعا کریں۔ اس کے بعد جناب میر مجلس صاحب نے شاہی اعلان پڑھ کر سنایا۔ پھر سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ حضرت مولوی محمد علیصاحب ایم اے نے آیات قرآنی و احادیث و حضرت مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول و عمل کا حوالہ دے کر پہلی تقریر کی تائید کی۔ بچوں میں مٹھائی تقسیم کیگئی۔ اس جلسہ کا خاص اثر ان بچوں پر بہت ہوا جو آیندہ قومی نوجوان اللہ تعالےٰ کے فضل سے بننے والے ہیں اس جلسہ میں مبارکباد کا جو رزولیوشن پاس ہوا وہ بذریعہ ارجنٹ تار حضور قیصر ہند کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی خدمت میں پہنچایا گیا۔

تیسرا جلسہ۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کا ہوا۔ جو اگرچہ مذکورہ بالا جلسہ میں شامل تھے لیکن اُنہوں نے اس خوشی کا اظہار ایک علیحدہ جلسہ میں بھی کیا جو زیر انتظام جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب صحن مدرسہ میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے صدر۔ مولوی محمد جی صاحب مولوی فاضل تھے۔ کلام الٰہی سے جلسہ کا افتتاح ہوا پھر مدرسہ احمدیہ کے ہونہار طلباء نے موثر تقریریں کیں اور دلکش نظمیں پڑھیں۔

چوتھا جلسہ۔ براہمن سدہار سبھا کا زیر انتظام شرما شام لعل صاحب ہوا جس میں مہاراج بادشاہ سلامت کی تعریف میں بھجن گائے گئے اور تقریریں کی گئیں اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کیگئی۔ قادیان کے مشہور معروف پنڈت بشن داس صاحب کے فرزند پنڈت مہاراج سرن صاحب گرداور نے بھی اس خوشی کی تقریب پر بچوں میں مٹھائی تقسیم کی۔

دن بھر تو یہ جلسے ہوتے رہے رات کو تمام قصبہ میں چراغان کیا گیا۔ تعلیم الاسلام کے وسیع بورڈنگ ہاؤس کی عمارت پر بھی چراغان ہوا۔ بسبب تیزی ہوا چراغان کا انتظام دیر تک نہ رہ سکا۔ لیکن خوشی کے جوش میں جتنی اوسم سب نے روشنی کے مہیا کرنے میں کوشش کی اور قصبہ جگمگا اُٹھا۔

لاہور میں جلسہ احمدیہ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ ہی وہ رپورٹ بھی درج اخبار کردیجاوی جو کہ لاہور میں جلسہ تاجپوشی کے متعلق ہمیں پہنچی ہے۔

ایک جلسہ عام انجمن احمدیہ لاہور آج ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کو بوقت ۸ بجے صبح مسجد احمدیہ واقعہ لاہور میں منعقد ہوا۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب صدر جلسہ تجویز ہوئے اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

رزولیوشن جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویئر ہوس نے تجویز کیا جس کی تائید شیخ نور احمد صاحب و میاں چراغ الدین صاحب نے کی۔

(۱) ہم جماعت احمدیہ لاہور بڑے ادب اور عقیدت کے ساتھ حضور شہنشاہ معظم قیصر ہند اور حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند بالقابہم کے حضور میں اس مبارک موقعہ تاجپوشی پر مبارکباد عرض کرتے ہیں اور درازی عمر و ترقی جاہات کے لئے بصدق دل دُعا کرتے ہیں۔

دوسرا رزولیوشن ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور نے پیش کیا۔ اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کمسکل اگزامنر پنجاب نے تائید کی۔ پاس ہوا۔

تیسرا۔ رزولیوشن کل ممبران جماعت احمدیہ لاہور اس مبارک موقعہ کی یادگار میں اپنے اپنے مکانات پر روشنی چراغان کریں اور حسب توفیق مساکین وغیرہ کو کھانا کھلاویں۔

تیسرا رزولیوشن میاں چراغ الدین صاحب نے تجویز کیا اور جس کی تائید محمد موسےٰ صاحب سوداگر و منشی محبوب عالم صاحب نے کی اور پاس ہوا۔

(۴) رزولیوشن ۱ کے متعلق اطلاع بذریعہ تار بخدمت جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب جناب ملک معظم دیجاوے۔ اور اس کی ایک ایک کاپی بخدمت جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضور وائسرائے کشور ہند سکرٹری صاحب جناب نفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب۔ ارسال کی جاوے۔ اور نقل روئداد جلسہ بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بغرض اطلاع بھیجی جاوے۔ رزولیشن ۱ مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے تجویز کیا اور جس کی تائید حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ نے کی اور پاس ہوا۔

(۴) اس کارروائی کی نقل اخبارات انگریزی و اُردو میں برائے طبع ارسال ہوں۔

غلطی کا ازالہ

پچھلے اخبار کا نمبر کاتب کی غلطی سے بجائے ۱۱ کے ۱۳ لکھا گیا تھا۔ احباب اُسکو درست کرلیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک زبردست معجزہ

ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی

یہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ تقسیم بنگالہ کے وقت بنگالیوں میں سخت ناراضگی کا جوش پھیلا اور انگلستان کا مال بائیکاٹ کیا گیا اور بمب کے گولے چھوٹنے لگے۔ اور سڈیشن کی بدبودار ہوا چاروں طرف پھیل گئی اور بنگالیوں نے بزور شرارت اس تقسیم کو منسوخ کرانا چاہا اور گورنمنٹ نے پرزور طاقت کے ساتھ سخت قوانین اور سزا دہی کے برتاؤ سے انکو دبانا شروع کیا اور ہندوستان اور ولایت میں بار بار اعلان کیا گیا کہ تقسیم بنگالہ ایک قطعی فیصلہ ہے اسمیں ذرا فرق نہیں ہو سکتا اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی الٰہی سے خبر پاکر یہ اعلان کیا تھا کہ

"بنگالیوں کی دلجوئی کی جاوے گی"

اسوقت کے حالات کے لحاظ سے سننے والوں نے اس بات پر تعجب کیا اور اسکے سچا ہو سکنے سے انکار کیا مگر خدائی کلام کا یہی تو ثبوت ہے کہ وہ ایسے وقت میں ظاہر ہو کہ جب دنیادار کی نگاہ اسے انہونا خیال کرے اب وہ بات بالکل لفظاً سچی ہو گئی۔ حضور شاہ قیصر ہند نے دربار دہلی کے موقعہ پر اعلان کر دیا ہے۔ کہ بنگال خاص کی تقسیم منسوخ تمام بنگالی بولنے والا علاقہ پہلے کیطرح یکجا کیا گیا بجائے لفٹننٹ گورنر کے وہاں ایک گورنر رہے گا۔ ہاں آسام کو علیحدہ کر کے وہاں چیف کمشنر مقرر ہوا۔ بہار۔ اڑلیسہ اور چھوٹا ناگپور جو اردو بولنے والے علاقے ہیں انکی لفٹننٹی علیحدہ کیگئی بنگالیوں کی دلجوئی کے واسطے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ تمام اصل بنگالہ ایک طرف ہو گیا اور اس میں گورنری قائم ہوئی۔ خدا کی باتیں ہمیشہ سچی ہیں اور اسکے مسیح کی صداقت آسمان کے سورج کی طرح نمایاں ہو رہی ہے۔ اہل بنگالہ کے واسطے بالخصوص یہ موقعہ ہے کہ وہ اپنے ملک میں پیدا شدہ نبی کو حق جانکر اسپر ایمان لائیں کیونکہ انہوں نے اس کا ایک شاندار معجزہ دیکھا ہے اس پیشگوئی کا ذکر انہیں ایام میں بنگالہ کی بعض اخبارات میں بھی ہوا تھا۔ احباب لاہور نے بھی اسپر اشتہار جاری کیا ہے جو کہ اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کیا جاتا ہے اور حضرت اکمل نے اس پر ایک نظم لکھی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے۔

تازہ نشان

ہوا حکم تقسیم بنگالہ پہلے	تو اب انکی اک وجہ دلجوئی ہوگی
یہ فرمایا مہدی نے چھ سال اول	مگر لوگ کہتے۔ ہنسی کوئی ہوگی
علیٰ رغم انف عدو دیکھ لیجے	کہ جس کی جماعت بڑی روئی ہوگی
ہوئی پیشگوئی مسیحا کی پوری	زیادہ کہوں کچھ تو پس گوئی ہوگی
اسے امر فیصل شدہ مانتے تھے	مگر حق نے فرمایا۔ دلجوئی ہوگی
شہنشاہ ہندوستان جارج پنجم	کہ مشہور جن کی یہ نیکوئی ہوگی
نشان اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں پورا	وہی نیک جن میں حق جوئی ہوگی
ہمارے مخالف جو ہیں یاد رکھیں	وہی جنس کاٹینگے جو بوئی ہوگی

وہ دن آرہا ہے کہ ہم ہونگے اکمل
نہ شکھوی ہوگی نہ ہردوئی ہوگی

دہلی دہلی کی قسمت پھر جاگی۔ حضور قیصر جارج پنجم نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ دار السلطنت ہند بجائے کلکتہ کے دہلی ہوگا۔

ڈاک ولائت

یسوع بانی مذہب نہ تھا ماہ اکتوبر کے ہبرٹ جرنل میں یوروپیئن محقق ایم۔ لاشی صاحب نے راز عیسویت پر ایک مضمون لکھا ہے۔ جسمیں انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ یسوع نے کوئی مذہب قائم نہ کیا تھا اور نہ انا جیل نویسوں نے کوئی مذہب بنایا۔ بلکہ وفات مسیح کے تیس سال بعد اناجیل سے ایک مذہب پیدا ہوا۔ اور یہ مذہب قدیم بت پرستی کے مذاہب کے طریق پر ایک مخفی راز کی طرح ابتدا میں تھا۔

ایڈیٹر۔ ہمارے خیال میں محقق مذکور کی رائے درست ہے حضرت مسیح دراصل کوئی نیا مذہب دنیا میں قائم کرنے کے واسطے مبعوث نہ ہوئے تھے بلکہ چند کھوئی ہوئی بھیڑوں کو راہ دکھانے اور ایک عظیم الشان نبی کے دنیا میں پیدا ہونیکی انجیل (خوشخبری) سنانے کے واسطے وہ پیدا ہوئے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ صاحب کتاب نبی نہ بنے۔ اور نہ کوئی کتاب لکھی یا لکھوائی۔ نہ اپنے الہامات کو جمع کرنے یا کرانے کی کوئی تجویز کی وہ ایک صاحب ہمت مرد خدا تھا جس نے یہود کو جہاں کہیں وہ اس وقت دنیا میں تھے۔ مصر۔ شام۔ ایران افغانستان۔ ہند۔ کشمیر تک تلاش کر کے یہ بشارت پہنچائی۔ کہ محمدؐ ہیم۔ جس کی صفت توریت میں ہے۔ اب پیدا ہوگا۔ جب جو اسکو مانینگے وہ خدا کے پیارے کہلائینگے۔ اور وعدے کی زمین کے وارث بنینگے اس نے اس کام کی خاطر بہت دکھ اٹھایا مگر اسے پورا کیکے بالآخر ملک کشمیر میں جان بحق تسلیم کر گیا جہاں آج تک لوگ اس کی قبر پر فاتحہ پڑھنے جاتے ہیں۔ اللّٰھم صلّ علیٰ نبینا وعلیہ وبارک وسلم۔

حواریوں کا الہام کیسا تھا اسی میگزین میں ڈاکٹر فارسیتھ صاحب اپنے مضمون میں رائے زن ہیں کہ "حواریوں کا الہام سچا تھا مگر خالص نہ تھا" ہم بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ بعض حواریوں پر سلسلہ الہام جاری ہوا ہو کیونکہ آخر ایک نبی اللہ کی صحبت سے وہ فیض یافتہ تھے۔ اور ہم ہرگز نہیں یقین کر سکتے کہ وہ مفتری علی اللہ ہوں یعنے انکو الہام نہ ہوتا ہو اور وہ کہدیں کہ ہمیں الہام ہوتا ہے ایسی ناپاک بے باکی شاذ و نادر ہی کسی سے ظہور میں آتی ہے۔ لیکن الہام کا معاملہ بہت نازک ہے اور اس میں اپنے نفس کے خیالات توہمات۔ خواہشات بلکہ شیطان [illegible] یبوست دماغ کا اثر بھی ہو جاتا ہے اور ایسی مثالیں آجکل بھی موجود ہیں اس قسم کے لوگوں کی بہت سی باتیں سچی بھی ہو سکتی ہیں لیکن ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ صاف پانی ایک خراب نالی میں ڈالدیا جاوے۔ تو وہ پانی بھی قابل استعمال نہیں رہتا اسواسطے ڈاکٹر موصوف کی رائے درست معلوم ہوتی ہے کہ حواریوں کے الہام خالص نہ تھے لیکن ایک اور بڑی مشکل جو ہے وہ یہ ہے کہ موجودہ اناجیل بھی حواریوں کی لکھی ہوئی ثابت نہیں ہو سکیں بلکہ کسی نے لکھ کر ان کیطرف منسوب کر دی ہیں۔

بشپ صاحب کا واویلا رسالہ کنٹمپرری ریویو ماہ نومبر میں کارلسل کے بشپ پادری ڈگل صاحب یسوعی دنیا پر نالاں ہیں کہ پبلک کو کلیسائے یسوعی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا۔ بلکہ پبلک کلیسا سے بالکل جدا ہو گئی ہے۔ پادری صاحب دردناک لہجہ میں سوال کرتے ہیں کہ کیا پھر کبھی ایسا وقت آئے گا کہ پبلک کلیسا کے ساتھ اتحاد پیدا کرے؟ کیا دنیا پھر کبھی الہامی ہدایت اور راہنمائی کے واسطے کلیساء کیطرف اپنی نگاہ اٹھائے گی کیا دنیا پھر کبھی کلیساء پر اعتبار کر کے اسے اپنا استاد تسلیم کریگی؟

ہم کہتے ہیں کہ پادری صاحب یسوعی مذہب اب دنیا پر نہیں چل سکتا۔ اب صلیب کے ٹوٹنے کا وقت ہے ہاں اپنے مذہب میں اصلاح فرماویں۔ تو انشاء اللہ سب کچھ درست ہو جاویگا۔

قبولِ اسلام

احباب نے کسی پچھلے پرچہ میں پڑہا ہوگا کہ عاجز ایک ہندو کو مشرف بہ اسلام کرنے کے واسطے ایک دو روز کے واسطے باہر جاتا ہے سو میں جہاں گیا تہا وہ مقام مجلا ضلع اُلہ ضلع امرتسر تہا مگر اس وقت مسلمان ہونے والے صاحب نے بسبب شور و غل مخالفین خطرے سے بچنا مناسب جانا - اور اب وہ یہاں آکر حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرکے مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں ان کا پہلا نام چوہڑ مل تہا - اور اب اسلامی نام عبد القدوس رکہا گیا ہے یہ امر واضح ہو کہ لالہ چوہڑ مل کوئی معمولی آدمی نہیں بلکہ وہ ایک بڑے محقق ہیں - جنہوں نے سالہا سال تحقیق مذاہب میں گذارہ ہے اور اس عرصہ میں اپنے ہاتھ کی کمائی سے اپنی روٹی پیدا کرتے رہے ہیں کبھی کسی پر اپنا بوجھ نہیں ڈالا - پہلے سناتن تہے اور سناتنیوں کے تمام حالات سے بخوبی آگاہ ہونے کے بعد آریاؤں میں اس قدر رسوخ اور واقفیت پیدا کی - کہ اپنے گاؤں میں آریہ سماج کے منتری یعنے سکرٹری مقرر ہوئے - جب آریاؤں کی کتابوں کے بخوبی مطالعہ سے اپر ظاہر ہوگیا کہ یہ مذہب ٹہیک نہیں تو انہوں نے سکرٹری کے عہدہ کو چھوڑ دیا - علاوہ اس کے عیسائیوں کی کتابوں کو خوب پڑہا عیسائیوں سے گفتگو کی - برہمو - سکھ اور دیگر مذاہب کے حالات کا بھی بہت مطالعہ کیا - اسلام سے واقفیت پیدا کی - اور اسلام کے تمام فرقوں کے حالات معلوم کئے تین چار سال سے ہمارے ساتھ ان کی خط و کتابت کا سلسلہ جاری تہا حضرت اقدس مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح کی کتابوں کو وہ بغور پڑہتے رہے - بالآخر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے حق ان پر کھل گیا اور انہوں نے سچے دل سے اسلام کو قبول کرکے کلمہ شہادت پڑہا اور اپنے وطن کو واپس تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطاء کرے پچھلی جمعرات کی شام کو انہوں نے مسجد اقصےٰ میں ایک برجستہ تقریر میں اپنے مسلمان ہونے کے دلائل بیان کئے اور نیز انہوں نے ایک پنجابی نظم تیار کرنی شروع کی ہے جو کہ وہ جلسہ سالانہ پر احباب کو سنائیں گے - انشاء اللہ

بدرِ خواتین

بہائیصاحب مفتی جی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میں کچھ لکہنا پڑھنا جانتی ہوں - چار پانچ مہینے لگاتار قادیان شریف میں رہی ہوں - حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے اور ارشادوں سے اور ہدایتوں سے اور محبت سے اور مرید پروری سے بہت فائدے اُٹہاتے ہیں - بدر ۴ جلد ۱۱ میں بہن سکینہ صاحبہ کا مضمون پڑہا - عمدہ تہا مگر ایک امر میں میں اُسکے موافق نہیں وہ قادیان کی تمام عورتوں کو غریب مزاج اور سادہ لباس ظاہر کر رہی ہے - اگر بہن سکینہ کہتی کہ خاص خاص ایسی عورتیں ہیں جن کو زیب و آرائش کا پتہ ہی نہیں اور سادگی انکے دل و جان میں ہے تو میرا دل بڑا خوش ہوتا - خلاصہ یہ کہ قادیان شریف میں سادگی پسند تو واقعی تھوڑی ہیں ہاں نیکیوں میں بہتیری ہیں میں نے کبہی لکہا نہیں اور نہ مجھے مضمون بنانا ہی لکہ ہے -

خاکسارہ سعیدہ بنت مولوی محمد علی ساکن بدو ملہی -

اڈیٹر - سعیدہ کو خدا سعادت دے آپکی بات سچ ہے مگر جنابہ سکینۃ النساء کا بہی یہ منشاء نہ تہا کہ یہاں سب عورتیں ایسی ہیں بلکہ انکا مقصد یہ ہے کہ سب عورتوں کو ایسا سادگی پسند ہونا چاہیئے اور جن کا ذکر انہوں نے کیا تہا وہ فی الواقع اس طرز زندگی کو اختیار کئے ہوئے ہیں -

ایک نیک تحریک

کل میں نے اخبار زمیندار میں یہ خبر مطالعہ کی ہے کہ شہنشاہ معظم کی تاجپوشی کی خوشی میں جملہ ملازمان گورنمنٹ کو جو پانچسو روپے سے کم تنخواہ پاتے ہیں انکو ایک مہینہ کی تنخواہ زائد بطور انعام کے دیجاویگی خدا کرے کہ یہ خبر سچ ہو امید ہے کہ ہماری فیاض گورنمنٹ جلدی ہمیں اسکے عملدرآمد سے مسرور فرمائے گی - مگر جس امر کیطرف میں اسوقت ناظرین اخبار اور جماعت احمدیہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ احمدی ملازمان گورنمنٹ اپنی یہ تنخواہ سالم کی سالم وصول کرتے ہی بلا توقف صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بھیجدیں کیونکہ ابہی تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ضروریات صدر انجمن احمدیہ کے واسطے احمدی احباب سے حضرت خلیفۃ المسیح نے نہائت مؤثر اور پُر درد پیرایہ میں چندہ اور خاص چندہ طلب فرمایا ہے - چونکہ بعض لوگوں کی آمدنی صرف اس قدر ہوتی ہے جو انکے خرچ کیواسطے ہی کفایت کرتی ہے اور انہوں نے اپنی آمدنی کے لحاظ سے مستقل چندہ اپنے ذمہ لیا ہوا ہے - اور ایسی حالت میں وہ خاص چندہ ادا کرنا اپنے واسطے مشکل سمجہتے ہیں سو ایسے احباب جن کے دل میں اسوقت خاص چندہ ادا کرنے یا اپنی سالم تنخواہ دینے کا وسوسہ اُٹہا ہو مگر بوجہ اپنی مستقل اور مسلسل ضروریات کی مجبوریوں کے دب گیا اُنکے واسطے اجابت دعا کے طور پر خداوند تعالےٰ کیطرف سے یہ حُسنِ اتفاق پیدا ہوگیا ہے اور انہیں خوش ہونا چاہیئے کہ خداوند تعالےٰ نے اُن کے اس نیک ارادہ کو پورا کر دینے کا سامان کر دیا - مگر ساتھ ہی یہ بہی خیال رہے کہ پہلے تو یہ نیکی صرف ارادہ کے رنگ میں تہی - مگر اب اس کی تصدیق کا وقت ہے - جو کچہ چاہتا ہے اور یہ ایک مالی ابتلاء ہے - مال کا نقصان ابتلاء ہے جس پر صبر کرنے سے اجرہم بغیر حساب کی جزا ملتی ہے اسی طرح مال کا زیادہ ملنا بہی ابتلاء ہے - اوسکو خرچ کرنے کے واسطے بہی صبر کیضرورت ہے اور یہ صبر علے الطاعات - اسکی جزاء بہی بے حساب ہے - کما قال اللہ تعالیٰ

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

خداتعالےٰ تمہیں صرف یہی بات مُنہ سے کہدینے پر جنت نہیں دیتا کہ اگر ہمارے پاس مال ہوتا تو ہم اسکے راہ میں خرچ کر دیتے - جب تک کہ تمہیں مال دے کر آزما نہ لیوے - جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے -

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ

یعنے کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یونہی بہشت میں داخل ہو جاؤ گے نہیں ہرگز نہیں - جب تک کہ اللہ تعالےٰ انکو معلوم نہ کر لیوے کہ کس کس نے اپنے مال و جان سے خداتعالےٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے اور کس کس نے اس جہاد پر صبر کیا پہلی دفعہ جب کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی پچاس سالہ حکومت ہندوستان کی خوشی میں پرمانٹ ملازمان سرکاری کو جو پچاس روپے سے کم تنخواہ والے تہے ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ بطور انعام کے ملی تہی - اس وقت بہی اس خاکسار کے دل میں خداتعالےٰ نے اپنے ملائکہ کے ذریعہ یہ نیک تحریک کی تہی کہ یہ زائد رقم صدر انجمن احمدیہ کی مدات میں داخل کرنی چاہیئے چنانچہ بندہ نے وہ رقم قادیان میں بھیجکر بذریعہ اخبار الحکم و بدر دیگر احباب کو بہی اس تجویز پر عمل کرنے کی تحریک کی تہی - معلوم نہیں کہ اس کا کیا نتیجہ ظاہر ہوا - اب بہی بندہ اللہ تعالےٰ پر توکل کرکے اور اپنے احمدی بھائیوں پر حُسنِ ظن کرکے اس ناچیز تجویز کو عملی رنگ دینے کے واسطے پیش کرتا ہے اور خود اسپر عمل کرنے کے واسطے وعدہ کرتا ہے - میری تنخواہ ۔۔ روپیہ ہے جو انشاء اللہ تعالےٰ وصول ہونے پر داخل خزانہ انجمن قادیان کر دونگا

نیز ایک عرض یہ بہی ہے کہ چونکہ یہ روپیہ شہنشاہ معظم کی تاجپوشی کی یادگار کا ہوگا اسواسطے اس کا مصرف بہی کوئی خاص مقرر ہونا چاہیئے جو کہ بطور یادگار رکے ہو - اور وہ

۸۱۵

میرے خیال ناقص میں یہ ہے ... یتیم الاسلام میں ایک بڑا ہال تیار کیا جاوے اور ... شہنشاہ معظم کے نام نامی گرامی پر جارج ہال ... جاوے۔ جو انشاء اللہ تعالی تا قیامت یادگار رہے ... اس سلسلہ کو تا قیامت قائم رکھنے کا اللہ تعالی ... وعدہ ہے۔

میرے ... میں یہ چندہ بہت آسانی سے وصول ہو جاتا ہے اور قبل از وصولی انعام یہ تحریک عام ہو جانی چاہیئے تا کہ احباب اس رقم کا کوئی اور دنیاوی ... تجویز نہ کر لیویں۔ نیز اگر روپیہ وصول کر کے جیب میں ڈال لیا جاوے گھر کی ضرورتوں میں لگا دیا جاوے تو بعد میں کسی تجویز پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور اگر اپنی ضرورتوں کو وسیع کیا جاوے تو قارون کا خزانہ بھی کافی نہیں ہوتا۔ مگر میری اپیل اس قوم سے ہے جو کہ اپنے امام کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا وعدہ کر چکی ہے اسواسطے مجھے حُسن ظن ہے کہ میرے بھائی اس تحریک سے پہلے ہی اس انعام کو کسی نیک مصرف کیواسطے وقف کر چکے ہونگے۔ اور مجھے اس انعام ملنے کی خبر سے ایک اور وجہ سے بھی خوشی ہے کہ ہماری انجمن عرصہ سے ایک ایک ماہ کی تنخواہ بطور چندہ کے طلب کر رہی ہے۔ جس پر پورے طور سے تا حال عمل نہیں ہوا۔ سو یہ ایک نیک فال ہے کہ خداوند تعالی نے یہ راہ نکالدی اور جو لوگ اپنی ماہانہ تنخواہ سے نہ تو اس قدر بچت نکال سکتے تھے کہ ایک تنخواہ کا روپیہ چندہ کیواسطے جمع کر سکیں اور نہ ہی ساری تنخواہ یکمشت دینے کی توفیق رکھتے تھے۔ انکو اب یہ زائد رقم مل جاوے گی۔ جو اگر نہ ہی ملتی تو گذارہ چل رہا تھا۔ اور اگر مل گئی ہے تو جس خدا نے دی ہے اسی کے خزانہ میں جمع کرا دینی چاہیئے۔ تا کہ آخرت میں کام آوے۔

وما تنفقوا من خیر تجدوہ عند اللہ

میرے بھائیو! تم دیکھتے ہو کہ دنیا دار لوگ اپنی دنیاوی فانی راحت کے واسطے کتنا کتنا روپیہ اور مال عزیز خرچ کرتے ہیں ایسی حالت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی قوم کیواسطے اس تجویز پر عمل کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے جنہوں نے آخرت کی راحتوں کے واسطے دنیا کی مصیبتوں کا پہاڑ اپنے سر پر لیا ہے بلکہ نظیر قائم ہونی چاہیئے اب میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہتا اور اس مقلب القلوب مولی کریم کے حضور دعا کرتا ہوں کہ جس نے میرے دل میں یہ نیک تحریک فرمائی ہے وہ میرے دوسرے بھائیوں کے دل میں بھی اس تحریک کو عملی رنگ میں پیدا کرنے کا خیال پیدا کرے۔ کیونکہ ہماری جدوجہد اُسکے فضل کے بغیر لاحاصل ہے۔

اِسکے بعد یہ عاجز جملہ احمدی پرچہ جات و اخبارات کے ایڈیٹران کیخدمت میں عرضگذار ہے۔ کہ وہ اس تجویز کو اپنے اخبارات میں مناسب الفاظ میں جلدی مشتہر کر دیویں۔ تا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ تک یہ تجویز تمام احمدی ملازمت پیشہ احباب کے گوش گذار ہو جاوے اور سالانہ جلسہ پر یز و لیوشنز کانفرنس انجمنہائے ضلع میں پیش ہو کر پاس ہو جاوے اور اسکی عملی کارروائی ظہور پذیر ہو۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و ہو رب العرش العظیم

الراقم خاکسار محمد عبد اللہ عفی اللہ عنہ منشی ضلع داری۔

(از سکطانپور لوزن ڈاکخانہ ہیلوال ڈشاہپور)

بادشاہ کیطرف سے تار کا جواب

جلسہ تاجپوشی پر جو تار مبارکباد سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بادشاہِ سلامت کو دہلی بھیجا تھا اسکے جواب میں جو تار بادشاہ کی طرف سے شکریہ کا وصول ہُوا ہے وہ درج ذیل ہے:۔

From - Coronation Durbar

To - Secretary Sadr Anjuman Ahmadyya - Quadian

I am commanded to thank you for your kind message -

Private Secretary

ترجمہ

از کارونیشن دربار۔ بخدمت سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مجھے (حضور قیصر کیطرف سے) حکم ہوا ہے۔ کہ میں آپکے تار پیام محبت کا شکریہ ادا کروں۔

(دستخط صاحب) پرائیویٹ سیکرٹری (حضور قیصر ہند)

جلسہ پر لحاف ساتھ لاویں

سردی کا موسم ہے۔ جلسہ پر جو اژدہام ہو گا سب کو معلوم ہے پس تمام احباب اپنے اپنے بستر ہمراہ لاویں۔ ایسا نہ ہو کہ تکلیف اٹھائیں۔

اسیر احمد قریشی مہتمم مہمان خانہ۔ قادیان ٭

ریویو

نصیحۃ المسلمین

پنجابی نظم۔ چوہدری الہ داد خان صاحب نمبردار۔ احمدی ساکن موضع محلاں والا نے بہت عمدہ پیرایہ میں پیدائش۔ شادی موت وغیرہ موقعوں پر کی بدرسومات جو زمیندار وں میں رائج ہیں اُنکے دُور کرنے کے واسطے نصیحت کی ہے۔ عجیب نظم ہے قیمت۔ ۲ فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر بدر۔ قادیان۔ گورداسپور

تعلیم المہدی

حضرت اقدس مسیح موعود کے دعاوی کا مختصر ثبوت۔ آپ کی تعلیم اور عقائد کشتی نوح سے انتخاب کر کے اور خاص ترتیب دیکر حضرت اکمل نے یہ نہائت مفید اور ضروری رسالہ طیار کیا ہے۔ جو کہ برادر محمد امین تاجر کتب قادیان سے اور نیز دفتر اخبار بدر سے ا/ ۳ پائی پر مل سکتا ہے۔

عروسِ سخن

مجموعہ غزلیات مولفہ جناب مولوی محمد حسین صاحب مجوری صدیقی۔ اِس چھوٹے سے رسالہ میں ہندوستان کے نامی شعرا۔ جلال۔ جلیل۔ آصف امیر مینائی۔ ریاض۔ داغ۔ وغیرہ کی چیدہ چیدہ غزلیں جمع کی گئی ہیں۔ قیمت فی نسخہ مع محصولڈاک ۱۰/ ہے۔ ملنے کا پتہ جناب منشی اصغر حسین صاحب بمقام قاضی پورہ ریاست بھوپال

علمی جنتری سنہ ۱۹۱۲ء

مرتبہ سید محمد عبد اللہ صاحب علم سوداگر کانپور میں جنتری کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ دربار دہلی کے واسطے مفید معلومات۔ اٹلی کے حالات۔ بہت سے مشہور آدمیوں کی شبیہ اور دیگر بہت سے معلومات کا ۱۴۴ صفحہ کا مجموعہ ہے آخری صفحہ پر سر سید صاحب کی شبیہ بھی ہے مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔ ٹائٹل سنہری ہے۔

اطلاع

بہ سبب مصروفیت جلسہ ۲۸ دسمبر کا پرچہ بدر شائع نہیں ہو سکیگا۔ اور اسکے عوض میں کچھ صفحات اس پرچے میں بڑھائے گئے ہیں۔ اور ۴ جنوری کے پرچہ میں بھی کچھ زائد اوراق لگائے جائینگے ٭ (انشاء اللہ تعالی)

بیعت۔ میاں سکندر علی سکنہ سنکوہا تحصیل گورداسپور اپنی بیعت کی اطلاع احباب کو کرنا چاہتے ہیں ٭

شہنشاہ معظم کے ذریعے ایک عظیم الشان پیش گوئی کا ظہور

۱۲ ۔ دسمبر سنہ ۱۱ء کا دن ہندوستان کے لئے نہایت ہی مبارک دن تھا ۔ اس میں ہز مجسٹی حضور شہنشاہ معظم نے اللہ تعالےٰ سے توفیق پاکر نہ صرف اپنے تشریف آوری سے ہی ہندوستان کو ممنون فرمایا اور اپنی دربار تاجپوشی کے مبارک موقعہ پر گوناں گون برکات کی بخشش کا اعلان فرماکر ہی رعایا ہند کو مشکور فرمایا ۔ بلکہ آپ کی زبان مبارک اللہ تعالےٰ کے اس پاک کلام کی بھی مصدق ثابت ہوئی ۔ جو کہ اس پاک ذات کے ایک برگزیدہ حضرت مجدد وقت امام زمان حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر آج سے چھ سال پہلے دنیا میں بتاریخ ۱۱ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء شائع کی تھی اور جو کہ یہ تھی ۔ الہام ہوا ۔

پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا ۔ اب انکی دلجوئی کی جاوے گی ۔ دیکھو ریویو آف ریلیجنز فروری سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ اخیر ۔ یہ وہ کلام ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ سے اس زمانہ میں کیا ۔ جبکہ تقسیم بنگالہ کا منسوخ ہونا لارڈ مارلے اور لارڈ منٹو جیسے مدبران اور بڑے بڑے معاملہ فہم بنگالی اصحاب اور عام دنیا کی نظر میں بالکل ناممکن تھا ۔

اللہ تعالےٰ نے جو ایک ہی ذات عالم الغیب ہے اور دلوں کا مالک ہے ، اور ناممکن کو ممکن کر دینے پر قادر ہے یہ خبر اپنی درگاہ معلےٰ سے اپنے اس زمانہ کے موجودہ انسانوں میں سب سے پیارے انسان پر ظاہر کی تا دنیا کو اس کی آگاہی ہو اور اسکے پورا ہونے سے انکے ایمان میں ترقی ہو ۔

چنانچہ اس اعلان الٰہی کے بعد زمانہ گذرتا گیا یہاں تک کہ دنیا اس مسئلہ کے متعلق بالکل ہی مایوس ہو گئی ۔ تو اسکے پورا ہونے کا اظہار ہز مجسٹی شہنشاہ معظم قیصر ہند دام برکاتہٗ جیسے عظیم الشان دنیاوی وجاہت کے انسان کے ذریعہ دنیا میں کیا اور لوگوں کو جو مادیت کے دلدادہ ہیں انکو خدا کے منکر تایا (اول) خدا تعالےٰ ضرور موجود ہے اور عالم الغیب ہے اور ناممکن اور محال امور کو ممکن کر دکھانے والی ذات ہے ، اور قادر مطلق ہستی ہے اور کہ بڑے بڑے شاہنشاہان معظم بھی اسکے دست تصرف سے باہر نہیں ۔ (دوم) نیز یہ بھی بتایا کہ اس کلام کو لانے والا اللہ کا سچا رسول ہے اور اپنے سب دعوؤں میں صادق ہے (سوم) اور کہ جس دین متین کا وہ فرمانبردار ہونے کا دعوے کرتا ہے یعنے اسلام وہ ہی حق ہے اور انسان کو اللہ تک پہنچا سکتا ہے (چہارم) جس رسول خاتم الانبیاء فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ غلام ہے وہ ہی اصل ہادی اور رہنما دین عالم کا اسوقت کہلا سکتا ہے ۔ تقسیم بنگالہ کی منسوخی کا حکم فرما کر شہنشاہ معظم نے بنگالیوں کی ہی دلجوئی نہیں کی بلکہ اس اعلان نے ساری دنیا کے انسانوں کے لئے روحانی خوراک بھی مہیا کی ہے اور اس میں غور کرنے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ایک نشان کا اظہار کیا ہے ، جو چاہیئے اس سے فائدہ اُٹھاوے ۔ اور اللہ پر اس کے رسول پاک نبی امی خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور اسکے پاک امام مسیح موعود و مہدی مسعود مغفور و مرحوم پر ایمان لاوے ورنہ یہ حق تو ظاہر ہو کر ہی رہے گا اور پھر پچھتانا فضول ہوگا

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کیا پیش جاتی ہے

المشتہر ۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ ۔ لاہور ۔

اعلان متعلق جلسہ

چونکہ سالہائے گذشتہ میں مہمانوں کے کھانا کھلانے کے متعلق بہت سی دقت پیش آتی رہی ہے اور اسوجہ سے بعض اوقات مہمانوں کو تکلیف پہنچتی رہی ہے اور چونکہ بوجہ قلت جگہ و بوجہ قلت کارکنان اس جگہ اکٹھا کھانا کھلانے کا انتظام خود اسی جماعت کے ممبر کرینگے ۔ اُمید ہے کہ سب جماعتیں اور احباب اس انتظام میں شرح صدر سے حصہ لیں گے ۔

(۱) سہولت کیلئے مہمانوں کو بیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر ایک حصہ میں ایک آدمی منتظم اس حصہ جماعت کیطرف سے ہوگا جو اس حصہ جماعت کا امیر کہلائے گا اور اس کی مدد کے لئے ایک آدمی منتظم جماعت قادیان کا ہوگا ۔ جو معاون کہلائیگا ۔ امیر اور معین اس حصہ جماعت کی آسائش کی ہر طرح سے ذمہ دار ہونگے اور ان سب کاموں کو سر انجام دینگے جو انکے متعلق دکھائے گئے ہیں یہ فہرست بذریعہ سرکلر لیٹر کے تمام انجمنوں میں پہنچائی گئی ہے ۔

اب اور نیز ایام جلسہ میں ہر ایک امر دریافت طلب دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان سے دریافت کیا جاوے ایام جلسہ میں اس دفتر کے ہیڈ بوجہ مصروفیت سکرٹری جناب مولوی شیر علی صاحب ہونگے اور انکے نیچے منشی محمد نصیب و پیر منظور قیوم کام کریں گے

(۳) جو مہمان خاص ... چاہتے ہوں وہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے خط و کتابت کریں

(۴) تقسیم مکان کے لئے یہ ضرور ہے کہ ہر جگہ سے انجمن آنے والے احباب کی تعداد کا اندازہ کر کے ... سے اطلاعدیں جیسا کہ اس بارہ میں پہلے ہی تاکیدی کارڈ بھیجے گئے ہیں ۔

(۵) مہمانوں کو مناسب ہوگا کہ تقسیم مکان میں دخل نہ دیں بلکہ اگر کوئی تکلیف ہو تو پہلے منتظم مکان سے (جن کا نام ... العزیز ...) سے بیان کریں اور اگر پھر بھی کوئی انتظام نہ ہو تو دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ میں انکی اطلاعدیں حتے الوسع آرام پہنچانے کی کوشش کی جاویگی مگر جو مشکلات تنگئی جگہ کی وجہ سے ہوتی ہیں انکا دور کرنا مشکل کام ہے ۔

(۶) چونکہ کھانا کھلانے کا انتظام ایسی صورت میں کیا گیا ہے کہ مہمانوں کو خود براہ راست لنگر خانہ میں جانے کی تکلیف نہ ہو اسلئے یہ ضروری ہوگا کہ ہر ایک جماعت یا ہر ایک صاحب جو کہ تشریف لادیں وہ اپنے حصہ جماعت امیر کی وساطت سے یا اس کی عدم موجودگی میں بلاوساطت اُسکے معاون کو اپنے آنے کی اطلاعدیں اور اسی کے ذریعہ سے کھانا منگوانے کا انتظام کریں چونکہ بدون ایسی اطلاع کے تکلیف پیش آویگی ۔ لہٰذا اسکے متعلق ہر ایک جماعت اپنے سب ممبروں کو اچھی طرح سے آگاہ کر دے ۔ تاکہ یہاں آکر تکلیف کا سامنا نہ ہو ۔

(۷) ان مہمانوں کے لئے جو پیدل آنا پسند کریں ۔ بٹالہ میں حسب معمول گڈے کا انتظام ہوگا ۔ جو ۲۵ دسمبر کو ۱۰ بجے کی گاڑی سے لیکر ۲۷ دسمبر ۱۰ بجے کی گاڑی تک رہیگا ۔

(۸) بٹالہ میں انتظام استقبال مہمانان منشی عبد الحمید صاحب کے سپرد ہوگا ۔

(۹) آنیوالے احباب اس بات کا خیال رکھیں کہ بٹالہ میں جو گاڑی دس بجے صبح کے پہنچتی ہے اس میں آنے سے انکو سہولت رہے گی ۔

اسکے علاوہ دو اور گاڑیاں بٹالہ میں پہنچتی ہیں ۔ ایک شام کے تین بجے اس میں جو صاحب آوینگے ۔ یا تو انہیں یکوں پر قادیان آنا ہوگا ۔ ورنہ رات بٹالہ میں ٹھہرنا ہوگا ۔ جہاں سرائے میں انکے ٹھہرنے کا انتظام ہوگا کیونکہ اس وقت گڈہ چل کر بستر رات کو سونے کے وقت تک نہیں پہنچ سکتا ۔

دوسری گاڑی رات کے دس بجے کے قریب بٹالہ پہونچتی ہے ۔ جو احباب اس گاڑی میں آویں انکے رات ٹھہرنے کا انتظام

ٹھہرنے کا انتظام ہوگا۔ کیونکہ اس وقت گڈہ چل کر بشررات کو سونے کے وقت تک نہین پہنچا سکتا۔

دوسری گاڑی رات کے دس بجے کے قریب بٹالہ مین پہنچتی ہے۔ جو احباب اس گاڑی مین آوین انکے رات ٹھہرنیکا انتظام بھی بٹالہ مین ہوگا۔ مگر کھانے کا انتظام اس وقت کوئی نہین ہوسکے [illegible] ایسے احباب امرتسر کے سٹیشن سے کھانا کھا کر آویں۔

(۱۰) اسباب کو ضروری طور پر نوٹ کیا جاوے اور ہر ایک آنیوالے دوست کے کانون تک پہنچا دیا جاوے۔ کہ یہان کوئی انتظام بستر کا ان ایام مین ہونا مشکل ہے چونکہ سردی سخت ہے سب احباب کافی انتظام بستر کا اوپر اور نیچے کے لئے ساتھ کرکے آوین۔

(۱۱) وہ مہمان جو اپنے بستر گڈون پر دینا چاہین ان بسترون کو منشی عبد المجید اور اس کے مددگارون کے سپرد بمقام بٹالہ کردین۔ مگر یہ یاد رہے کہ ہر ایک صاحب اپنے سامنے اپنے بستر پر اپنے نام کی چٹ اور سرخ یا سبز پنسل سے کپڑے پر نمبر لکھوالین اور اس نمبر کو خود بھی یاد رکھین یہ بستر بمقام قادیان کل کے کل منتظم مکان کے سپرد ہونگے اور صرف اسی کی وساطت سے مہمانون کو ملین گے۔ خود گڈے پر سے کوئی بستر واپس نہ لین۔

(۱۲) کھانا کھلانے کا انتظام ہر حصہ جماعت کا خود اس حصہ جماعت کے ہاتھ مین ہوگا۔ اسلئے سب جماعتون کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ ایسے آدمی منتخب کرکے ساتھ لاوین۔ جو جماعت کو کھانا کھلانے کا انتظام کرین۔

(۱۳) جلسہ کی تاریخین گو ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ رکھی گئی ہین۔ مگر یہ ضروری معلوم ہوا ہے کہ لیکچرون کا سلسلہ ۲۶ - دسمبر بعد از دوپہر شروع ہوجاوے اور ۲۹ - دسمبر کو نماز جمعہ سے پہلے ختم ہوجاوے اس طرح پر پورے تین یوم جلسے کے لئے مل سکین گے اور نماز جمعہ کی ادائگی کے بعد جو مہمان جانا چاہین جاسکین گے

(۱۴) پروگرام سردست حسب ذیل تجویز کیا گیا ہے۔ اس مین جو تغیر ہوگا اس کی اطلاع ایام جلسہ مین دفتر سکرٹری سے ملتی رہے گی اور اسیوقت وقت کی تعین بھی ہوسکیگی۔

پروگرام جلسہ (علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریرون کے جن کے لئے کوئی تعیین نہین کی جاسکتی) ۲۶ - دسمبر بعد از دوپہر - مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور چودہری فتح محمد

۲۷ - دسمبر - مولوی سید محمد احسن صاحب - صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب - شیخ تیمور صاحب -

۲۸ - رپورٹ سکرٹری انجمن احمدیہ - نظم میر حامد شاہ صاحب - اپیل خواجہ کمال الدین صاحب -

۲۹ - دسمبر ۱۹۱۱ء - مولوی صدر الدین صاحب - مفتی محمد صادق صاحب ؏

سکرٹری انجمن احمدیہ - قادیان دار الامان ۱۶ - دسمبر

خوشخبری

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم - کچھ دنون سے مجھے ایسی تحریرین پہنچی ہین - جن مین مجھ سے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ یہ عاجز نعوذ باللہ پھر سکھون مین جا شامل ہوا ہے ان تحریرون کا اصل محرک سکھ صاحبان کا پرچہ سیر گورمکھی ہوا ہے۔ مگر مین خدا کے فضل سے کہتا ہون - کہ اب تک مین اسلام مین ہون اور دل سے چاہتا ہون کہ اسلام پر ہی میرا اور میرے بزرگون کا خاتمہ ہو۔ میرے لئے یہ امر آسان ہے کہ آگ مین زندہ جلایا جاؤن یا دریا مین ڈبویا جاؤن یا پہاڑ سے گرایا جاؤن - مگر اسلام کا ترک کرنا میرے لئے اس سے کہین زیادہ بڑھ کر مشکل امر ہے - الاان یشاء اللہ - ہان بالآخر گورمکھی سیر کے لائق ایڈیٹر کی بے باکی کے بالمقابل گورو بابا نانک جی کا بچن پیش کرکے اسے سکھ بنایا چاہتا ہون - گورو گرنتھ صاحب - مسلمان کہاون مشکل - جان ہوئے تان مسلمان کہاوے - یعنے مسلمان کہلانا جو درحقیقت انسانی زندگی کی غائت اور کمال ہے - یہ بڑا مشکل امر ہے اگر کوئی خوش قسمت درحقیقت مسلمان ہوکر مسلمان کہلاتا تو بہت ہی عمدہ بات ہے اس کی ریس ہر ایک سے کہان ہوسکتی ہے۔ (راگ گوڑی محلہ ۱) صفحہ ۱۹۲

اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڈا ئی سول
دوجگ پوندا کھون ہے جان چت نہ ہوو رسول

صفحہ ۴۸۴ - یعنے جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو اپنے دل مین جگہ دے کر اس پر عملدرآمد نہین کرتا۔ وہ کسی صورت مین بھی دوزخ سے رہائی نہین پاسکیگا۔ کیونکہ وہ شخص گمراہ ہوکر دوزخ کے لائق ٹھہر جاتا ہے۔

بالآخر مین گورمکھی سیر کے ایڈیٹر صاحب کو خوشخبری دیتا ہون کہ یہ عاجز آپ کیطرح نام کا سکھ نہین ہوا ہے - ہان ہماری سادھ سنگت کی سعی سے اہی دنون ایک اور سکھ کو خدا نے ہدایت دیکر مشرف بہ اسلام کیا ہے - جس کا نام اس عاجز کے نام پر رکھا گیا ہے - راقم عبد الرحمان (سابق مہر سنگھ) ۲۷ دسمبر

اخبار عالم پر ایک نظر

دربار شاہی - بخیر و عافیت ختم ہوا اور دہلی کو اپنی یادگار دے گیا - بادشاہ سلامت شکار کو تشریف لے گئے - شہر دہلی کو پنجاب سے علیحدہ کیا جاوے گا اور اسکے ارد گرد چند میلون کو ساتھ ملا کر ایک شاہی شہر بنے گا جو کسی دوسرے صوبہ کو ماتحت نہ ہوگا بلکہ اس کا انتظام بالکل علیحدہ ہوگا - صوبہ بنگال کی تقسیم مین ترمیم ہوئی - حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہوئی - جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے اس پر ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جو عنقریب چھپکر شائع ہوگا۔

جنگ طرابلس کی خبرین بند ہین کچھ صحیح پتہ نہین لگتا کہ کیا ہورہا ہے - اٹلی والے کہتے ہین کہ بس طرابلس فتح ہوگیا اور کام ختم ہوگیا - مصر کی خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترک اور عرب بہادری کے ساتھ جنگ کررہے ہین - اور اطالیہ بہت نقصان اٹھا رہا ہے - قسطنطنیہ کے راستہ سے بھی کوئی خبر نہین آتی - خدا خیر کرے۔

امریکن کے **کروڑپتی** کارنیگی عملی فیاضی کے واسطے بڑے مشہور ہین انہون نے اطالین سپاہیون کے واسطے ۵۰ ہزار پونڈ دیا ہے - شاید اس واسطے کہ مسلمانون کو قتل کرنے اور انکا ملک غضب کرنے کے فنون مین وہ اور بھی ترقی کرین - ڈاکٹر شرما راجوری نے **وبائی بخار** کا علاج شائع کیا ہے - کہ پھٹکڑی کی ایک ڈلی کو کسی کٹوری مین رکھ کر آگ پر دھر دو گرمی سے پگل جاوے گی بعد مین سوکھ جاویگی - خوب پیس لو خوراک آٹھ سے سولہ گرین کھانڈ مین ملا کر وقت بخار سے دو گھنٹہ پیشتر دوائی کھا کر دو گھنٹہ پیاس روکی جاوے - مریض زیادہ گھبرائے تو دودھ پلاؤ پانی نہ پلاؤ

مسلمانان رنگون نے ایک عام جلسہ مین ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ روس کے مال کو بھی بائیکاٹ کیا جاوے کیونکہ وہ بھی ایران پر چیرہ دستی کررہا ہے۔

رعایتی قیمت کتب

۲۲ - دسمبر سے لیکر ۱۵ - جنوری تک مفصلہ ذیل کتابون کی قیمت مین رعایت رہیگی

نام کتاب — اصلی قیمت — رعایتی — نام کتاب — اصلی — رعایتی

براہین احمدیہ مجلد ہر چہار حصہ — صہ ر — عہ۱۴ ر — درثمین اردو مجلد — ۴ر — ۳ر
درثمین اردو مجلد — ۳ر — ۲ر — درثمین فارسی — ۶ر — ۴ر
درثمین فارسی — ۵ر — ۴ر — درثمین اردو فارسی مکمل مجلد — ۹ر — ۸ر
فتاوے احمدیہ - مکمل ہر سہ جلد — ۶ — عہ
مضمون بر غلامی مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے — ۸ — ۳ر
مضمون بر عصمت انبیاء — ۱۰ — ۷ر

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستون کے واسطے یہ رعایت ۱۵ - فروری تک رہیگی لیکن انکی طرف سے پوری قیمت بمعہ محصولڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے۔

نور القرآن حصہ اول ۲ر - نور القرآن حصہ دوم ۴ر
دینیات کا پہلا رسالہ ار - لیکچر اسلام سیالکوٹ ار
لیکچر اسلام - لاہور ار - نصرت الحق - ار
راز حقیقت ار - سناتن دھرم ر
اللہ کہو - ۲ر - اعجاز احمدیہ ۳ر
الحق لودیانہ - ۶ر - نسیم دعوت - ۳ر
الحق - دہلی ۸ر - خلافت راشدہ حصہ اول ۸ر
مواہب الرحمان ۴ر - " " " دوم ۴ر
برکات الدعا ۲ر - سرمہ چشم آریہ - ۱۲ر
ادامرہ نواہی ۹ر - کشف الغطاء - ۲ر
الہدے ۶ر - ضرورت الامام ۳ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالونکا جواب ۲ر
دعوت دہلی ار - نماز مترجم منظوم ر
سیرۃ الابدال ار - برہان الصحیح فی تائید المسیح ۲ر
مسلمانون کا خدا ۲ر - مجموعہ آمین ر
آسمانی فیصلہ ۳ر - دعوت الندوہ ار
ستارہ قیصرہ ر - نزول مسیح ۴ر
اسلام کی فلاسفی ۴ر - قاعدہ مکمل ر
رپورٹ جلسہ اعظم ۸ر - شہادت القرآن ۴ر
حجتہ اسلام ار - دافع البلاء ار
سیرت المسیح ۸ر - خطبۃ الہامیہ - عہ

لغات القرآن حصہ اول عہ ر - خزینۃ المعارف حصہ اول ۴ر
" " دوم عہ ر - " " دوم ۸ر
ٹیچنگز آف اسلام عہ ر - عربی نظم حضرت صاحب ۶ر
عربی بول چال ۲ر - چولہ گورو باوا نانک صاحب ار
لیکچر بہر سنگھ ر - حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۱ر
اربعین ۵ر - اسماء حسنے ۵ر
رد دفتر ام - مکتوبات احمدیہ ۸ر
نعمۃ اکمل ۲ر - موعظۃ الحسنے ۲ر
خطبات کریمیہ ۴ر - سلک مروارید ۴ر
تحفۃ العرب ۳ر - زندہ نبی ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۹ عہ ر - سنت احمدیہ ۴ر
" " " ۲۸ عہ ر - عقائد احمدیہ ۲ر
" " " ۲۷ عہ ر - ثنائی چکر ۲ر
احسن القصص ۲ر - دعوت الحق
سفرنامہ ناصر ۳ر - شہادت اشدہی ۶ر
گلدستہ احمدیہ ار - فرزند علی ۳ر
مجربات نور الدین حصہ اول ار - سری نہہ کلنک اوتار ۸ر
" " دوم ار - فتح الدین ۳ر
کرشن لیلا - ار - سورگھ بیدھ - ار
الاستخلاف - رد شیعہ ۳ر - غلامی - ۳ر
عصمت انبیاء ۸ر - القول الصحیح ار
نظم مستورات ر - شہادت آسمانی حصہ اول ۵ر
معیار الصادقین ۳ر - " " دوم ۲ر
کامن احمدی (اللہ داد خان) ر - احمدی کامن (غلام رسول) ر
صحیفہ آصفیہ ۲ر - شہادت الفرقان - ۲ر
رویائے صالحہ ۴ر - کتاب الصیام - ار
حیرت کی حیرانی ۴ر - سر الشہادتین - ار
اسوہ حسنہ - ۸ر - السر المکتوم

(بدر ایجنسی)

بالخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۲۴ سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپے ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہین مزید حالات اڈیٹر بدر سے معلوم ہوسکتے ہین

(۶) ایک احمدی نوجوان - کنوارا - غریب الطبع - قوم کاراعین ضلع گوجرات کا باشندہ ہے - عمر بیس سال - تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم - نکاح کا خواہاں ہے - اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈیٹرزی اسسٹنٹ حصار سے خط وکتابت کرین ؂

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال - خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - منفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کرین -

محمد امین معرفت کریم - کالج سٹریٹ کلکتہ -

(۸) ایک گگوزئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کیواسطے جو قادیان کے قریب ہے، ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے - خط وکتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو - خط کے ساتھ ہر کے ٹکٹ آنے چاہیئین ؂

کفارہ خاکسار نے اس کتاب کو جس کا نام کفارہ ہے شروع سے آخر تک بغور تمام پڑھا - واقعی یہ کتاب لاجواب ہے، اور بے نظیر ہے - مین مفتی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون - کہ جنھون نے اس کو بنا کر بندگان خدا کی عقدہ کشائی کے لئے چھپوایا - اس کے پڑھنے سے میری کل مشکلات جو کفارہ مسیح کی بابت تھین رفع ہوئین - الحمد للہ دلی اطمینان حاصل ہوا - اس کے لئے میری زبان اس لائق نہین - کہ جناب مفتی صاحب کا شکریہ ادا کرے - میرے دل سے ہر وقت یہی دعا نکلتی ہے اور نکلے گی - کہ خداوند کریم ذو الجلال جناب مفتی صاحب کو ہر دو جہان مین برکت پر برکت دیوے - آمین - واقعی یہ کتاب بہت سے بندگان خدا کو راہ حق پر لاوے گی - ہر بشر کو چاہیئے - کہ اسکو نظر انصاف سے پڑھے تا دلی اطمینان حاصل ہو - یہ کتاب کم از کم ہر ایک مسلمان کو حفظ ہونی چاہیئے تاکہ مسیحیون کی عقدہ کشائی ہوتی رہے - آخر مین میری یہی دعا ہے کہ خداوند کریم جناب مفتی صاحب کو روز افزون ترقی دیوے - یہ رسالہ بقیمت ۳ر فی نسخہ دفتر بدر سے ملسکتا ہے -

تلمیذ ارشد فیروز الدین نومسلم (سابق عیسائی)